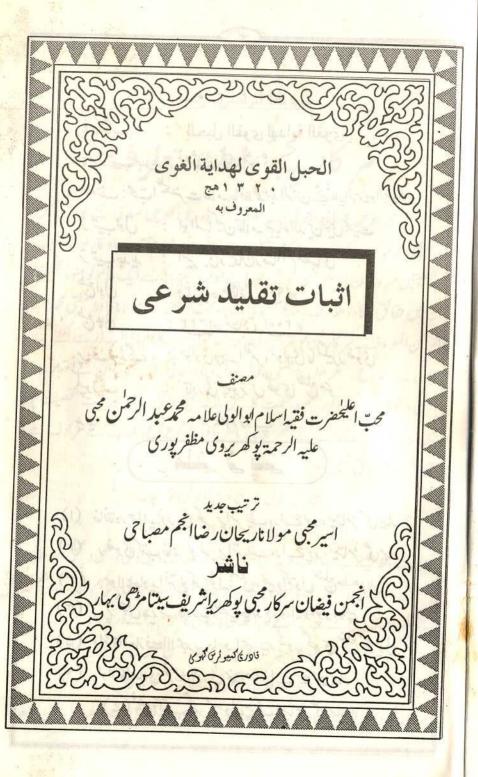


مُصُنفَ

مُحرِّتًا على حَصْرِتُ فَقِيدِ إِسَلاً ا عِنْ مِحْدًى الْجِلْ مِحْدًا بِوَهُ رُون عَلا الرَّهُ

المن من المنافع المركادي المنظم المنظ



نام كتاب : الحبل القوى لهداية الغوى

نام ترتیب جدید: اثبات تقلید شرعی

مصنف: محتِ اعليك ضرت علامه حافظ محرعبد الرحمٰن محيِّ عليه الرحمة والرضوان

ترتيب اول: ابوالمساكين علامه ضياء الدين بيلي بهيت

ر تیب جدید : اسر مجی ریحان رضاانجم مصباحی

طبع اول : وسياره مطابق ١٩٠٢ء

طبع ثانی : ۲۲ م اله مطابق ادوم ع

پروف ریژنگ : مولوی وجهه القمر، مولوی عالمگیرر ضوی

کمپوزنگ : قادری کمپیوٹرس گھوسی ضلع مئو

: ۱۵/رویځ

ملنے کے پتے

- (۱) خانقاہ رحمانیہ نوریہ پو کھر براشریف، رائے پور، سینامڑ تھی بہار
- (۲) رضوی کتب خانه پو کھر براشریف،رائے پور، سیتامر تھی بہار
 - (۳) مولانا جاویداختر یو کھر ٹولہ بسفی، بھیروائمتول ضلع مدھو بنی
 - (۴) پرنسپل مدرسه قادر په سليميه چاند پوره ،ايسواپور ، چھپره بهار
- (۵) دائرة المعارف الامجدية جامعه المجدية رضويه گهوسي ضلع مؤيويي
 - (۲) ادار ہ اسلامی غوث الوریٰ مخدوم سرائے سیوان بہار

(۷) فیضی کتاب گھر مہسول چوک سیتامڑ تھی بہار

سركار محج ايك تعارف

تیر ہویں صدی ہجری کے نصف آخر اور چو دہویں صدی کے اوا کل میں برصغیر ہند دپاک کے سپرے علم و فضل پر جو قابل قدر اور مقتد ر ، باو قار اور باعظمت شخصیتیں مہر وماہ بن کر ضو قگن ہوئیں اور اپنے انوار و تجلیات سے ایک عالم کو منور مجلی کیا ان میں حقائق آگاہ ، معارف دستگاہ ، عمدة الحقین ، محبّ اعلی ضر سے مولانا حافظ مفتی محمد عبد الرحمٰن المعروف به سرکار مجی پو کھر بروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کانام نامی آب زرسے لکھنے کے الرحمٰن المعروف بیں ممدول مکرم اپنے فضل و کمال اور علمی وروحانی آرائش وزیبائش کے اعتبار سے حسن و خوبی کا گلتال اور علم و حکمت کا شمس بازغہ ہیں ، اتنی عظیم المرتبت شخصیت پر میں نے روشنی ڈالنے کے لئے قلم اٹھایا یہ بالکل آفیاب کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے میں قطعال لاگن نہیں۔

میری مجال تیری برم اور کن ترانیاں میں نقش پائےرہ رواں ، توافسر جهانیاں

اس لئے مجھ جیسے بے بصاعت کو یہ خق نہیں ہے کہ ان کے دینی دملی، علمی وعملی، روحانی و عرفانی، تدریسی و تصنیفی کارناموں پر خامہ فرسائی کی جرأت کروں، تا ہم ان کے متعلق کچھ لکھنا جہاں اس لئے ہے کہ اپنے سراحسان ناشناسی کاالزام نہآئے ورنہ ^س

میری مشاطعی کو کیا ضرورت حسن معنی کی که فطرت خود مؤود کرتی ہے لالہ کی حنابندی

سر کار مجی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعات تیر ہویں صدی ہجری کے نصف آخر ۲<u>ے کا ا</u>ھ

میں صوبۂ بہار کے ضلع مظفر پور (موجودہ ضلع سینامڑ تھی) کے نہایت مشہور و معروف اور مردم خیز قصبہ ''بپو کھر براشریف''میں ہوئی اور دہی آپ کا مسکن رہااب مد فن و مزار بھی ویں سر

نسب نامه : - نام ، محمد عبد الرحمٰن قادرى نور الحليمى بن استاذ الاسائذ ه شخ منير الدين النام بن معرف منير الدين النام بن رياض الدين صديقي ، كنيت : الوالولي _ تخلص : مجمى _

سر کار مجی علیہ الرحمہ نے اپنی آبائی در سگاہ التی میں علوم و
فنون حاصل کیا، علوم مشرقیہ کی مخصیل سے فراغت کے بعد اولاً امانت کا کام انجام دیا، پھر
گاند ھی عزم کی اسلام دوز تحریک اور وہابیت و دیوبندیت کی عقیدہ سوز چال سے ہیں ار ہو کر
امام اہل سنت فاصل ہریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی تائید میں بہار میں سرگرم عمل ہوئے،
حضرت صابر اللہ چشتی مراد آبادی نے سرکار مجی کی شان میں منقبت تحریر فرمائی تھی اس کا
ایک شعریہ ہے۔

مولوی احدر ضاہوں یا کہ تم نے ہند سے میٹ دی ہے گاندھویت عبدر خمن قادری

حتی کہ آزادی ہند میں بھی حصہ لیا اور سلسلے میں جو بڑے بڑے شہروں میں کا نفر نسیں ہوتی کی قیادت و صدارت میں کا نفر نسیں ہوتی تھیں تو شہر مظفر پورکی کا نفر نس سر کار مجی کی قیادت و صدارت میں پو کھر پراشریف میں منعقد ہوئی جسکی قدر تفصیلی رپورٹ اسی زمانے میں مرادآباد سے نکلنے والارسالہ ''السواد الاعظم''میں شائع ہوئی تھی۔

ہیعت و خلافت:۔شنراد ؤ غوث اعظم حضرت سید دا تا نور الحلیم شاہ کا شغری علیہ الرحمہ (مد فن و مزار موضع نِستہ ضلع در بھیچہ بہار) کی فراست وبھیرت نے پہلی ہی نظر میں آپ کواپنی خلافت و نیابت کے لئے منتخب فرمالیا۔

مدوح مکرم سر کار مجی علیه الرحمه وہی ہیں جن کوامام عشق و محبت، مجد ددین وملت فاضل بریلوی نے ''محبی ''الف حرف نداآخر میں ضم فرماکر محبوب ومطلوب لفظ سے نوازاتھا، چونکہ لفظ مجی کا صدور امام احمد رضار ضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان فیض ترجمان سے ہوا تھا، اس لئے سر کار مجی اپنے نام کااس لفظ کو تتمہ بنالیااور ہمیشہ اپنا تخلص فرماتے رہے جو کہ علم کی منزل میں ہو گیا۔

شادمال تھے س قدراعلیٰ حضرت آپ سے (از،نوری کھنوی)

حب اعلیٰ حضرت کارشتہ ایساتھا کہ خود سر کار مجی مرتضٰی حسن در بھنگی کے اس رسالے کاجواب جواعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ پر<mark>افتر</mark> اپر دازی کا مجموعہ بن کر لکھنؤ سے شائع ہواتھااس میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مين مولانا احدرضا خال صاحب لازالت شموس افاضاته طالعة كاشاگرد نهين، مريد نهين، البته مين انهين بر ذخار علوم دينيه اور رسميه متعارفه جانتا بهول، اور اس وقت بهندوستان مين ان كا فانی نظر نهين آتا، بيشك الله تعالى نے ان كو جميل بنايا ہے" ان الجميل جميل العلم و الادب" سے مين ان كا ايك محبّ بول-

احب الصالحين لست منهم لـعل الله يرزقني صلاحاً

اور میراکام ہے تا بمقدور ہر جااعتدال سے گرے ہوئے کی رہنمائی
کروں اور آپ حداعتدال کے اعتدال سے بڑھ کر گرے ہوئے ہیں۔
لہذاآپ کی تح ریر پر تزویر پر تازیائہ اصلاح رسید کر تاہوں کہ اس سے
چھٹی کا دودھ نکل جائے تو عجب نہیں ،اگر آپ اس پر شبطے تو خیر میں
بھی اپنے سیف قلم کو در نیام کر لوں گاور نہ ضربت ضرباً بالقلم کاوہ
سبق پڑھاؤں گاکہ قیامت تک یاد رہے گا، فنستعین بالنستعان و علیه
التکلان ، (الجواب المحمن فی رد ہفوات مرتضی حسن، صرم س)
سرکار مجی علیہ الرحمہ کو مجدد اعظم قدس سرہ سے تین ملا قاتیں ہوئیں ، دو

مرتبہ خود سرکار مجی نے بیفس نفیس بریلی شریف جاکر ملاقات کی اور تیسری ملاقات جب الم احمد رضا پیٹنہ جلسۂ ندوہ میں تشریف لائے تھے اور ایک مرتبہ سرکار مجی نے ماہ صفر سیس اس وقت کے اکثر جلیل القدر علا عوامل سنت پو کھریزے عالمی پیانہ پر جلسہ کروایا تھا جس میں اس وقت کے اکثر جلیل القدر علا عوامل سنت پو کھریزا شریف تشریف لائے تھے اس جلسہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو بھی مدعو کیا گیا مگر امام احمد رضا قدس سرہ دینی مصروفیات کے سبب اپنی معذرت کا خط تحریر فرماکر خلف اکبر ججۃ الاسلام مولانا عامد رضا کو اپنی جگہ گرامی نامہ کے ساتھ روانہ کیا جس میں تحریر تھا۔

''اگر چہ میں اپنی مصروفیت کی بناپر حاضری سے محروم ہوں ، مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں بیہ میرے قائم مقام ہیں ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی کہا جائے'' (تذکرہ اکابر اہل سنت)

خط کے ساتھ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپناایک قیمتی جبہ بھی سر کار مجی علیہ الرحمہ کی نذر فرمائی، جوآج بھی خانقاہ رحمانیہ نوریہ میں موجود ہے، اس جلسے کی روداد اشعار میں بالنفصیل بنام" تو ضیح ملل"ابوالمساکین ضیاء الدین پلی بھیتی نے شائع فرمائی تھی سر کار مجی علیہ الرحمہ علی کے اہل سنت میں بے حد نمایاں مقام اور انتیازی شان رکھتے تھے، دین مصطفیٰ کے عظیم مبلغ، در سگاہ کے عمدہ مدرس، دار الا فتاء کے بہترین مفتی، دار التصنیف کے عالیشان مصنف، میدان تصوف کے بے مثال صوفی، میدان مناظرہ کے طلبی اللیان مناظر، فارسی واردو کے عظیم شاعر تھے، جودت طبح اور امعان نظر میں اپنی مثال آپ تھے تقاضائے وقت کے مطابق کئی کتب ورسائل تحریر فرمایا سب اسی وقت زیور طبح سے مزین ہو کر مقبول عوام وخواص ہو کین، را قم الحروف نے متعدد رسالوں کی زیادت کی ہے، اس کے مقبولیت کی اہم سندیہ دیکھی کہ سب اگاہر اہل سنت کے زیرا ہتمام شائع ہوئی ہیں مثال کے طور پر چند کتب ورسائل کے اساء درج کر تا ہوں اور ساتھ ان اکابر کے نام جن کے زیرا ہتمام شائع ہو کیں۔

(۱) الحبل القوى لهداية الغوى باجتمام الوالماكين ضياء الدين يلى بهيتى (٢) چېک بلبل نادال معروف به حديث وېاپيال (٣)نور الهدىٰ في ترجمة المجتبى (۴) تعلیم تفسیر محبی (a) نور الطلاب في علم الانساب اول"صدرالشر يع حضرت مولانا امجد على اعظمي " جضه دوم " مصنف بمار شر لیت (Y) (4)غرة المحجلين معروف به نوراسلام باهتمام فسراعظم مولاناابر اہيم رضاخال بريلوي (٨) باره ماسه خادم رسول " خادم عار فال عليه خال كلهنوى مذ کورہ بالا کتب ور سائل کے علاوہ چند اور رسائل و کتب ناچیز کے پاس موجود ہیں ،ان کی تصنیفات میں سب سے اہم خصوصیت کا حامل قرآن شریف کا فارسی ترجمہ ہے جو آج تک قلمی نسخہ کی شکل میں ہے۔ تبلیغ علم دین کی غرض ہے واس اھ میں مدرسہ نورالہدی کا قیام عمل میں لائے جو صوبة بہار کے علاوہ برگال و نبیال کے تشکان علوم کے لئے مرکز توجہ رہا، سرکار مجی نے اییخ محدودوسائل کے باوجود''نورالہدیٰ''نام کا رسالہ بھی جاری فرمایا تھا۔ ان تمام خوبیوں کے حامل سر کار مجی علیہ الرحمہ قضائے اللی کے مطابق ره سام بمطابق اسواء میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے ۔ ان کو بھلا سکیس گے نہ اہل جہاں بھی جولوگ زندگی میں کوئی کام کر گئے ان کی آخری آرام گاہ یو کھر براشریف میں آج بھی عوام وخواص کے لئے اکتباب

فیض کا مرکز ہے ہر سال "سر کار مجی کا نفرنس ار ۲ر سر جما دی الاول کو جانشین سر کار مجی محبوب الاولیاء حضرت مولانا الحاج محمد حمید الرحمٰن صاحب قادری کے زیر اہتمام منعقد ہو تی ہے۔ یہ د ر با ر مجی میکد ہ ہے المبست کا شرک معرفت پی لے جسے پینے کی حاجت ہے (از نبیر وُاعلحضر ت رحمانی میاں بریلوی)

سر کار مجی کی علمی خدمات کو دوبارہ تر تیب جدید کے ساتھ شائع کرانے کا عزم
کر چکا ہوں جس کی پہلی کڑی آپ کے ہاتھوں میں ہے ، دعا فرمائیں رب قدیر تلافی مافات
کی توفیق عطا فرمائے ، اپنی کم علمی کے باوجود مکمل غور و خوض کے ساتھ اس کتاب کی
تر تیب اور تحشیہ کا کام انجام دیاہے پھر بھی اگر کوئی غلطی یا کسر باقی رہ گئی ہو تواس کو میری کم
علمی سمجھ کر مجھے اطلاع دیں انشاء اللہ آئندہ صحیح کر دیا جائےگا، صاحب کتاب سر کار محبتی
علمی سمجھ کر مجھے اطلاع دیں انشاء اللہ آئندہ صحیح کر دیا جائےگا، صاحب کتاب سر کار محبتی
علیہ الرحمہ اس سے بری ہیں۔

اخیر میں اپنے چند ہزرگوں کا تذکرہ نہ کروں تو میر ہے اوپر احسان ناشناسی کا الزام آئے گا، اولاً سیدی حضور بنا جان جانشین مجی الحاج محمد حمید الرحمان صاحب قادری کی کرم نوازی ہے کہ اپنی مخصوص دعاؤں کے ساتھ اس کتاب کی طباعت کے اخراجات کا اپنے ذرخاص ہے انتظام فرما کر مجھے حوصلہ مخشا، ٹانیا، ماموں جان مفتی مولانا محمد رضا صاحب رحمانی و جناب مفتی محمد اشر ف رضاصاحب قادری کا شکر گزار ہوں کہ بید دونوں حضر ات سرکار مجی کے علمی سرمایہ اور ان کے حالات سے متعلق معلومات فراہم فرماتے رہتے ہیں سرکار مجی کے علمی سرمایہ اور ان کے حالات سے متعلق معلومات فراہم فرماتے رہتے ہیں خالثا، مخدومہ مرحومہ والدہ کریمہ کی دعاؤں اور عم محترم مولانا محمد فاروق احمد صاحب مصباحی کی نواز شات کا حیان مند ہوں کہ جن کے وسلے ہے آج احقر اس لاکتی ہوا۔ رسب قد رہ اپنے محبولاں کے طفیل ان سموں کو اجر عظیم عطافرمائے اور میری اس کو شش کو قبول فرما کر مزید دین خدمات کی تو فیق بخشے۔ آمین مجاہ سید المرسلین

ریحان رضاانجم مصباحی مد هو بنی بهار ۲۱صفر ۲<u>۲۲ ا</u>ه مطابق ۱۵متی <u>۲۰۰۱</u>ء

تأثرات جميله

(۱) فقيه عصر شارح مخارى نائب مفتى اعظم هند حضرت مولانا الحاج محمد شريف الحق صاحب امجدى عليه الرحمه سابق صدر شعبهٔ افتاء الجامعة الاشرفيه مباركپوراعظم گرْه يوپي الحمد لله والصلونة والسلام على رسول الله تعالىٰ و آله و صحبه

شالی بہار کے موجودہ نے ضلع سیتا مڑھی میں پو کھر نیرہ شریف بہت قدیم اور بافیض قصبہ ہے ، یہاں مجدد اعظم اعلیحضر ت امام احمد رضاخاں قدس سرہ کے بہت چہیتے محبوب اور محب حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن عرف مجبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گزرے ہیں ، جن کی شخصیت اس علاقے میں مرکز اعظم کی تھی ، بہت ہی بافیض بابر کت علم ظاہر وباطن سے آراستہ مرتاض بزرگ تھے ، جن کا فیض صوبہ کے باہر بھی بہت دور دور تک پھیلا اور آج بھی ان کی نسل کے ذریعہ ان کا فیض جاری ہے ، اار ۱۲ر رجب و۲۳ اھی مطابق ۱۲ راد جب و۲۳ اوسی مطابق ۱۲ راد وجب و۲۳ اوسی مطابق ۱۲ راد وجب و۲۳ اوسی مطابق ۱۲ راد وجب و کرنے ہائی مسلم مطابق ۱۲ راد و کرنے ہائی ایک ہی دور اور نڈ میں مطابق میں کہ خص کے وجوب کو تسلیم کرنا پڑا۔

اس واقعہ کورودادکی شکل میں ہنایا، ہنام الحبل القوی لهدایة الغوی اسی وقت چھاپ دیا گیا تھااب نبیر ہ مجی مولانا حمید الرحمٰن صاحب کے نواسہ محمد ریحان رضانے مجھ سے خواہش کی کہ میں اس خاندان کے بارے میں بالا ختصار کچھ تح مر کر دول، افسوس ہے کہ میں اس خاندان سے عقیدت رکھتے ہوئے بھی حالات سے بالکل بے خبر ہول، بمر حال عزیزی مولوی محمد ریحان رضا سلمہ وغیرہ کی دلداری کے لئے یہ چند سطریں تکھوادیا ہوں، حالانکہ اس رسالہ پر جب مجدد اعظم اعلیحضرت قدس سرہ کی تقریظ موجود ہے نہ ہوں، حالانکہ اس رسالہ پر جب مجدد اعظم اعلیحضرت قدس سرہ کی تقریظ موجود ہے نہ

صرف اعلیمحضر تبی کی باعد اس وقت کے متعدد بررگوں کی حتی کہ اس خادم کے استاذ الستاذ فی الحدیث خاتم المحد ثین حضرت مولاناوصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تقریظ موجود ہے تواب اس کی کوئی حاجت نہیں کہ بیں اس رسالہ مبار کہ کے بارے میں کچھ کھوں لا عطر بعد العووس ، لیکن صرف اس امید پر بیس سے سطریں کھوارہا ہوں کہ ان بزرگوں کے صدقے میں میرے بیہ ٹوٹے پھوٹے کلمات بھی قبول ہوجا کیں گے۔ تقلید کے سلسلے میں رسالہ میں صرح ہے کہ دودر ہے ہیں اول مطلق تقلید یہ فرض ہے اور جمال تک میری معلومات کا تعلق ہے اس پر امت کا اجماع ہے ، اس تقلید مین مام کی احکام شرعیہ میں ، دوسر ادر جہ تقلید شخصی کا ہے بعنی چارا تکہ میں سے کسی ایک معین امام کی احکام شرعیہ میں ، دوسر ادر جہ تقلید شخصی کا ہے بعنی چارا تکہ میں سے کسی ایک معین امام کی احکام شرعیہ میں ، تقلید کرنا ، اس کے واجب ہونے پر بھی تمام امت کا اجماع ہے ، غیر مقلدین اس کا انکار کرتے ہیں اور وہ بھی بہت یہودگ کے ساتھ یمال تک اجماع ہے ، غیر مقلدین اس کا انکار کرتے ہیں اور وہ بھی بہت یہودگ کے ساتھ یمال تک

اس پر پہلی گزارش میہ ہے کہ غیر مقلدین کے انکار سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا
اس لئے کہ غیر مقلدین مسلمان نہیں اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
شان میں گتاخی کر نیکی وجہ سے اور ایک گتاخ کو اپنالهام اور پیشواہنا لینے کیوجہ سے اسلام
سے خارج اور مرتد ہیں اور کسی کا فر مرتد کا اس اجماعی مسئلہ سے انکار کرنا اس کے اجماعی
مسئلہ ہونے پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

دوسری بات بیہ ہے کہ ہرسلمان جانتا ہے کہ قرآن وحدیث سے مسائل کا استخراج سب کے بس کی بات نہیں ، نہ اس کی سب کو اجازت ہے امت کا اجماع اس پر ہے کہ بیہ حق صرف مجہد کو حاصل ہے ، اور مجہد ہونے کے لئے کثیر شر الط ہیں جو اس زمانہ میں کسی بھی عالم کے اندریائی نہیں جا تیں۔آج ہی نہیں بلحہ تیسری صدی ہی میں بیبات پیدا ہوگئ تھی کہ کوئی ایسا جامع شخص نہیں تھا جو مجہد ہو ، اس لئے اسی وقت پوری امت نے اجماع

کر لیا تھا کہ ہر خاص وعام ،عالم وغیر عالم پر تقلید شخصی واجب ہے ،وہ بھی اس قید کے ساتھ کہ چاروں مشہورائمہ میں ہے کسی ایک امام کی ،کیکن غیر مقلدین اس کا انکار کرتے ہیںوہ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث ہے مسائل کا استنباط کرنا صرف مجہتد کے ساتھ خاص نہیں بلحہ ہر مولوی قرآن وحدیث ہے مسائل کااشخراج کر سکتاہے ،سر دست اس محث کو یمیں چھوڑدیتے ہیں اور ہم صرف غیر مقلدین ہے ایک سوال کرتے ہیں۔ کہ وہ جاہل جو فعل، نصر کامعنی بھی نہیں جانتاوہ احکام شرعیہ پر عمل کیسے کرے ؟ لامحالہ ان کو کہنا پڑتا ہے وہ اپنے زمانے کے علاء کی تقلید کرے ،اب ہمار اسوال بیہ ہے اس زمانے کے علاء اگر آپس میں مختلف ہوں تووہ جاہل کیا کرے گا،اس کے جواب میں غیر مقلدین کہتے ہیں ان دو مختلف علماء میں جس کی بات اس کو پیند ہواس کو قبول کرے ،اب ہر شخص سوچے کہ شریعت کی اتباع ہوئی ؟ کہ اتباع نفس ہوا ؟ جب اپنے پیندیر عمل کررہاہے تو یقیناً اپنے نفس کی اتباع کر رہاہے ،شریعت کی اتباع نہیں کر رہاہے اب وہ مصداق ہوااس آیۂ کریمہ کا ان يتبعون الاالظن وما تهوى الانفس (النجم آيت ٢٣) ترجمه : اوربيرلوگ تونرے گمان اور نفس کی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔

پھراس زمانے کے علاء کا جو حال ہے سب کو معلوم ہے خصوصاً غیر مقلدین کے علاء کا اس لئے امت نے اس پر اجماع کیا کہ سلف صالحین میں جو مجتد گزرے ہیں جن کے علم وفضل، تقوی پر ہیزگاری، خداتر سی، امت کے ساتھ خیر خواہی حق پر استقامت حق کے معاملے میں بردی سے بردی طاقتوں حتی کہ بادشاہوں تک کی پر واہ نہ کر نااور اس راہ میں بردی سے بردی مصیبت ہنس کھیل کر بر داشت کر لیناسب کو معلوم ہے ان کی تقلید کی جائے اور کسی ایک معین امام کی تقلید اس لئے ضروری قرار دی گئی کہ اگر کسی ایک معین امام کی تقلید نہیں کر تابیحہ کچھ مسائل میں ایک امام کی تقلید کر تا پچھ مسائل میں دوسرے امام کی تقلید نہیں کر تابیحہ کچھ مسائل میں ایک امام کی تقلید ہوئی ! اس لئے کہ پچھ مسائل

میں ایک امام کی بات مانتا ہے اور پچھ مسائل میں دوسرے امام کی ، یہ کس بنیاد پر ہوگا ، یہ مجتدہے نہیں کہ دلائل کی حثیت ہے کسی ایک کوتر ججے دے ، لامحالہ وہ کھے گا کہ ہم کو جس امام کی جو بات پیند آتی ہے اس کو ہم مانتے ہیں تو یہ امام کی پیروی نہیں ہوئی خواہش نفس کی پیروی ہوئی ، حقیقی تقلید کی جائے اس کے عقلی طور پر بھی تقلید کی جائے اس کئے عقلی طور پر بھی تقلید کی جائے اس کئے عقلی طور پر بھی تقلید گھے واجب ہوئی۔

The said for the said of the s

محد شریف الحق امجدی ۱۳ ربیع الثانی و ۲ سماه (۲) بحر العلوم حضرت علامه مولانامفتی عبدالمنان صاحب اعظمی شخ الحدیث مدرسه شمس العلوم گھوسی مئو

تیر ہویں صدی کی دوسری دہائی میں پوکھر یراضلع مظفر پور (موجودہ ضلع سیتا مراضی) میں حضرت مولانا العلام مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب محجاً رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت وجماعت کے علاء میں اعلام کا درجہ رکھتے تھے ،اوردین حنیف وملت بیضائے محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہ الصلاۃ والسلام کے اساطین میں شار ہوتے تھے۔ساراعلاقہ ان کے ایمان وعلم کے نور سے روشن اور منور تھااور علاقہ کے گر اہ فرقے آپ کے دبد بہ اور علمی جدو جمد سے خاب وخاسر رہتے تھے ،آپ کا مدرسہ بھی تھا اطراف ہندسے علاء اہل سنت کو موقع بہ موقعہ جلسہ میں بلاتے تھے خود بھی صاحب تدریس و تقریر تھے۔ اہل سنت کو موقع بہ موقعہ جلسہ میں بلاتے تھے خود بھی صاحب تدریس و تقریر تھے۔ ایک انجمن بنام نور اسلام قائم کی تھی ،الغرض آپ کی مساعی جمیلہ سے پورے دیار میں نہ جب اہل سنت و جماعت کوبوی رونق اور دیوبندیوں ،وہابیوں کونمایت و حشت تھی۔

زیر نظر رساله "الحبل القوی لهدایة الغوی "غیر مقلد سے مباحثہ کی روداد ہے جس میں حضرت مجی صاحب نے قرآن واحادیث کے دلائل سے تقلید شرعی کو اللہ فرمایا ہے۔ جو کہ اسی زمانہ میں شائع ہو چکی تھی۔ قابل مبار کباد ہیں مولانار یحان رضا سلمہ البنان کہ حضرت نئے کے اس رسالہ کو دوبارہ تر تیب دے کرشائع کر رہے ہیں ،اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطافر مائے۔ آمین

عبدالمنان اعظمی مدرسه شمس العلوم گھوسی مئوبو پی ۱۲۰۰۰ مهر ذی الحجه ۲۰۰۰ اه (۳) شنراد هٔ صدرالشریعه محدث کبیرهنرت علامه ضیاء المصطفی صاحب قادری شخ الحدیث جامعه اشر فیه مبار کپوراعظم گڑھ

فخر الاماثل، تاج الافاضل، عارف حقیقت، ماہر شریعت وطریقت حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن المعروف به سر کار مجی علیه الرحمة والرضوان کا شار اواخر تیر ہویں صدی ہجری سے اوائل چود ہویں صدی ہجری میں مذہب اہل سنت وجماعت کے بلند قامت علماء کرام میں ہوتا ہے۔

جودت طبع ، حفظ والقان ،امعان نظر اور حاضر جوابی میں آپ اپنی مثال تھے ،آپ کا علم متحضر تھا ،مباحثہ ومناظر ہ میں بر محل آیات واحادیث سے استدلال قائم فرماتے اور قابل اعتراض گفتگو پر آپ سخت گرفت فرماتے ، یہان تک کہ مدمقابل لاجواب ہو جاتا

اس رسالہ "الحبل القوی لهدایة الغوی "کے مطالعہ کے بعدیہ اندازہ لگا کہ بحث تقلید شرع اور تقلید شخص کے ثبوت میں ہونے والی تھی ، مگر سرکار مجی علیہ الرحمہ نے اول بحث تقلید شرعی کے ثبوت میں جب آیات واحادیث سے دلاکل پیش فرمائے تواسی پر مدمقابل لاجواب ہو کر تقلید کے وجوب کا قابل ہو گیا۔بلاشبہ اگر بحث دونوں موضوع پر مکمل ہوتی توبہت سارے نایاب علمی جواہریارے ہمارے ہا تھ آتے۔

لائق ستائش ہیں عزیز گرامی ریحان رضاسلمہ جوسر کار مجی کے علمی جواہر پارے کو منصۂ شہود پرلانے کا عزم محکم کئے ہوئے ہیں ،رب قدیر انہیں اور جذبہ صادق عطافر مائے۔آمین!

ضياءالمصطفة قادرى ١٩ربيع الاول شري<u>ف ٢٦ ي</u>اھ

باسميه تعالي

تقريظات وتصديقات

(۱) شخ الاسلام والمسلمين مجر واعظم المحضرت اهام احمد رضا قادرى بريلوى قدس سره الحمد لله و كفى وسلم على المصطفى و اله الشرفاء و صحبه اللطفاء والعلماء والعرفاء لا سيما الائمة المجتهدين كاشفى كل خفاء والتابعين لهم باحسان وصدقه ووفا.

فقير غفرله المولى القديرية اس رساله (لعبن (لفوى لهراية (لغوى كومطالعه كيا حق سبحانه و تعالى مولانا المكرّم ذي المجد والكرم سالك الطريق الامم حامي السنن ما حي الفنن نجدي شكن ومإني قَلَن مولانا مولوي محمد عبدالر حمن صاحب معروف بحجر جزاه الله سبحانه جزاء الاحباءكوتا سيردين وبجيت مفسدين واعانت راشدين والانت معاندين کے ساتھ دائم و قائم رکھے اور ان اقطار وامصار کوان کی حمایت سنت و نکایت ویدعت مجمع مكارم بلاشبه غيربالغ منصب اجتهادير تقليدائمه بص قطعي قرآن عظيم واحاديث واجماع فرض مختم ہے اور اس سے عدول شریعت مطہر ہ کے دائر ہسے خروج اور ورطءُ تیر ہ صلال و نکال میں ولوج ہے اس قدر پر تواجماع قطعی موجو دبلحہ بھر سے علماء کرام وہ ضروریات دین میں معدود۔رہی تعیین متبوع جسے تقلید شخصی کئے حق بیہ ہے کہ ان از منہ میں اس ہے اصلاً مفر نہیں۔ تخیر تابع نظر اور نظر مفقود اور تخییر حسب تصر تح ائمہ دین مثل امام اجل عبد الله بن مبارک رضی الله تعالی عنه وغیر ہ اکابر صراحة فتح باب فسق و تباب ہے اور سد فتنہ اہم واجبات ہے ہے تو تقلید شخصی کے وجوب میں اصلاً محل کلام نہیں اور نفی بعض نظر بفس ذات منافى ثبوت بوجوه خارجه نهيل-كمالا يخفى على اولى التحقيق وهوالتطبيق وبه يحصل التوفيق وبالله تعالى التوفيق والله سبحانه

وتعالى اعلم -

كتبه عبده المذنب احمد رضاالبريلوى عفى عنه بحمدن المصطفىٰ النبي الامي صلى الله تعالى عليه وسلم



(۲) حضرت علامه ومولانا قاضى محمد عبدالوحيد صديقى عظيم آبادى رحمة الله تعالى عليه ــ الحمد لوليه والصلاة على اهلها

واقعی جو کچھ حضرت بحر العلوم امام العلماء رئیس الفقهاء مجد د مائة حاضرہ مؤید ملت قاہرہ عالم المهست مولانا احمد رضاخان صاحب قبلہ مد ظلہ نے دربار ہُ تقلید شدید ائمہ اربعہ مجہتدین رضی اللہ تعالی عنهم اور نیز دربار ہُ تقلید شرعی کے فرمایا ہے کم وکاست صحیح ہے اور اس رسالہ کے مصنف کا بھی ہی منشاہے۔

> فجزى الله تعالى كليهما خيرالجزاء في الاخرة والاولى. الساطر الوازر فادم اصلست محمد عبدالوحير صديق سى حفى عظيم آبادى عفاه الله تعالىٰ عنه وعن والديه

(۳) شخ الثيوخ خاتم المحدثين حضرت علامه ومولاناوصی احمد فنی صاحب محدث سورتی عليه الرحمة مدرسة الحدیث پیلی بھیت شریف یوپی

میں نے عالم یلمعی فاضل لوذی محقق بعد یل ورد قق بے مثیل حامئی سنت ماحی برعت مولانا ذی افتم الثاقب والرای الصائب سیدنا مولوی مجی صاحب کا رسالۂ جزیلہ مسمی بہ الحبل القوی لهدایة الغوی کو من اولها الی اخرها حرفاً حرفاً حرفاً رفادیکھا اس کے دعاوی کو مبر بمن اوردلائل کو روشن پایا جزا ہ الله تعالیٰ خیراً وجعل سعیه مشکور ایشک تقلیدواجب ہے اور مشکراس کا خاسر اور خائب ہے۔
عقود الجواہر الدیفہ میں جو حدیث شریف میں متند کتاب اور مقبول علمائے اولی الالباب ہے، محدث مصری سیدنا المرتضی الحسینی تحریر فرماتے ہیں کہ اطبق الناس الان علی ان محدث مصری سیدنا المرتضی الحسینی تحریر فرماتے ہیں کہ اطبق الناس الان علی ان

فقظه

حرره العبد المسكين خادم احاديث خاتم المرسلين وصى احمد حنيفى حنفى سنى صانه الله تعالىٰ عن شر كل غبى وغوى من الرافضى والوبابى والندوى -



(۴) حضرت علامه مد قت بے مثیل مولانالو نعمان محی الدین اعجاز حسین مجد دی رحمة الله تعالی علیه۔

الحمد لله والسلام على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

شخص اہل اسلام صاحب فہم وادراک کو لازم ہے کہ اپنی لیافت اور مبلغ علم کو د کھیے سمجھے خیال کرے کہ مجھ کومر تبہ اجتہاد اور استخراج احکام معاملات وعبادات شرعی کا حاصل ہے یا نہیں۔اگر ہے تواس شخص کو تقلید کر ناکسی ند ہب کی ضروری نہیں ہے خود لیافت سمجھنے احکام کی آبات اور احادیث سے رکھتاہے جہاں کہیں ضرورت ہو گی اور کسی واقع میں نص قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اجماع امت کی بھر سے تطبیق نہ ہو گی تواس کوایے قیاس کی قوت ہے کسی اصل شرعی پران اصول ثلثہ میں ہے منطبق کرایگا کسی مجہتد مطلق کی تقلید کی ضرورت اس کونہ ہو گی بیہ توخود مجہتد ہے ، تھم بقد ر ضرورت کے نکال لے گافاسئلوا اھل الذکران کنتم لا تعلمون(۱)کام مورنہ ہوگا اور قوت اجتمادی لیافت استخراج احکام کی حاصل نہیں ہے تو ضرور التزام اور انتباع کسی ند ہب کا مٰداہب اربعہ میں ہے اس شخص پر ضرور ہو گابلا تقلید چارہ نہ ہو گاور نہ کسی حکم اور حادثے کا حال مطابق احکام شرع شریف اصلاً نہ جان سکے گا اور مامور ہو گا تھم نص قطعی الدلالة فاسئلوا اهل الذكران كنتم لا تعلمون كالمطوق آيت شريف كاس شخص پر تقلید واجب ہو گی آیت موصوف کو وجوب تقلید کی دلیل گر دا نناسلف صالحین کا طریق انیق ہے کہ اسکو علماء معتمد علیهم نے پورے طور پر بتفصیل بیان فرمایا مختصر أبعض بعض ثقات معتبر کی عبارات بقد رحاجت کواس تصحیح میں ذکر کی جاتی ہیں۔

⁽۱) پس سوال کروعلم والوں سے جوتم نہیں جانتے۔

قال العلامة سمهودى في عقد الفريد . التقليد قبول القول بان يعتقد من غير معرفة دليله فاما مع معرفة دليله فلا يكون الالمجتهد لتوقف معرفة الدليل على معرفة سلامته عن التعارض بناء على وجوب البحث عن التعارض ومعرفة السلامةعنه متوقف على استقراء الادلةكلها ولا يقدر على ذالك الاالمجتهد ومن لم يوجب البحث عن المعارض والنفى بمجردمعرفة الدليل كمن اجازالتمسك بالعام قبل البحث عن المخصص فلم يكتف بمعرفته من غير مجتهد اذلاوثق لمعرفة غيره في الادلة الظنية وقال فيه ايضا و دليل وجوب تقليد غير المجتهد مجتهدا قوله تعالى مجده فاسئلوا اهل ذكران كنتم لا تعلمون ـ (٢)

(۲) ترجمہ: علامہ سمبودی نے عقد الفرید میں تقلید ہے متعلق فرمایا کہ بلا معرفت دلیل کسی کا قول مان لینا اس کو تقلید کتے ہیں، رہادلیل کی معرفت کیا تھ تو بیصرف حق مجتد ہے اس لئے کہ دلیل کی معرفت اس کے تعارض سے سالم ومحفوظ ہونے پر موقوف ہے، اس بنا پر کہ تعارض اور سلامتی تعارض کی حث وتفتیش تمام دلیلوں کے استقراء پرموقوف ہے اوراس پرصرف مجتد کو قدرت مل سکتی ہے، اور جو محض کو لیل کی معرفت رکھے اور معارض وفقی کا علم نہ رکھے جیساوہ محض جس نے محصص کی حث وتفتیش سے قبل عام سے استدلال کیا تو غیر مجتد ہے یہ معرفت دلیل کا فی نہیں ہے اس لئے کہ ظنی دلیلوں میں غیر مجتد کی معرفت قابل و ثوق اور لا اُق اعتماد نہیں۔

اور عقد الفريد ميں يہ بھى فرمايا ہے كہ غير مجتد پر سى مجتد كى تقليد واجب ہے اس كى دليل الله عزوجل كارشاد" فاسئلوا اهل الله كو ان كنتم لا تعلمون" (پس سوال كروعلم والوں ہے اگر تم نہيں جانتے)

اور تول سديدين به ممن هو من اهل النظر والاجتهاد من ارشده الى ماكلف به ممن هو من اهل النظر والاجتهاد والعدالة وسقط عن العاجز تكليفه با لبحث والنظر لعجزه لقوله تعالى مجده لا يكلف الله نفساً الاوسعها ولقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وهى الاصل فى اعتماد التقليد كما اشاراليه محقق ابن الهمام وقال محقق الطحطاوى وقال بعض المفسرين فعليكم يامعشر المؤمنين باتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وتو فيقه فى موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته فى مخالفتهم وهذه الطا ئفة النا جية قد اجتمعت اليوم فى المذا هب الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فى ذالك الزمان فهومن اهل البدعة والنار

اور قول سدید میں ہے کہ جس کے پاس اجتماد نہ اس پر ان اصحاب نظر واجتماد وعد الت کی اتباع لازم ہے جو اس کی انباع لازم ہے جو اس کی ان امور کی طرف رہنمائی کریں جس کی اس کو تکلیف دی گئی ہے اور عاجز ہے بحث و نظر کی تکلیف ساقط ہے اس کے لئے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "لا یکلف اللہ نفساً الا و سعها "(اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مکلّف نہیں کرتاہے مگر اس کی طاقت کے مطابق)

اورالله تعالی کاارشاد ب "فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون " (پس سوال کروعلم والول سے اگرتم نہیں جانتے)

اوراعتاد تقلید کی بی اساس وبنیاد ہے جیسا کہ محقق این ہمام نے اس کی طرف اشار فرمایا اور محقق طحطادی اور بعض مفسرین نے فرمایا ، اے جماعت مؤمنین تم پر اس فرقۂ تاجیہ کی اتباع لازم و ضرور کی ہے جس کا نام اہل سنت و جماعت ہے کیوں کہ اللہ عزوجل کی نصرت و مدواور اسکی توفیق ان کی موافقت وا تباع میں ہے اور اس کی ناراضگی اور غضب اور ترک نصرت ان کی مخالفت اور پیروی نہ کرنے میں ہے اور این فران ہے اور اس کی ناراضگی اور غضب منفی ، مالکی ، شافعی ، ضبلی اور اس زمانے میں ان چار مذاہب میں جمع ہے ، حنی ، مالکی ، شافعی ، ضبلی اور اس زمانے میں ان چار مذاہب اور ناری ہے۔

علاوہ اس کے بحثر ت اقوال محققین متبتین تقلید کے مطولات میں مذکور ہیں اور اس پر اجماع امت ہو گیاہے۔ پھر انتاع نہ اھب اربعہ کی دوصو تیں ہیں۔ایک تو ہیہے کہ حادثۂ واحد میں ہر چہار مذکورین کا تباع کیا جائے تو سے صورت تلفیق ہوگی کہ باطل ہے۔ كما قال الامام الشعراني الشافعي في الميزان و اعلم ان الحكم الملفق باطل بالاجماع (٣) تواب ضرور ہواکہ کسی ایک ند ہب کی نداھب اربعہ میں سے خاص کر کے تقليد كرنى موكى كه عين طريقه بصلف صالحين اور فضلائے المهدت والجماعة كااور خلاف اس کا در ست نه ہو گا در صورت خلاف ورزی مور د ہو گانص شریف ویتبع غیر سبیل المومنين نو له ماتولي ونصله جهنم وسائت مصيراً (م) كاجب كه تقليداس شخض عامی غیر واقف مسائل شرعی پر کتاب وسنت واجماع امت سے لازم ہوئی تو لامحالہ کسی نہ ہب کا ندا ہب اربعہ میں ہے کسی حادثے میں مقلد ہو گااور رائے اس مجہتد کی ضرور صحیح تصور کرے گااور در صورت صحیح نہ خیال کرنے کے وہ تقلیداس کی بیکار وملعبہ ٹھمرے گی کہ وہ امر دین میں کسی صورت سے درست نہیں ہے۔ پس ہر گاہ اس پر صحیح جان کر اور قول مجہتد خاص کوالتزام کر کے عمل کیااور دوسر احادثہ وریافت مسکلہ کا در پیش آیا تواس میں بھی اس شخص ناوا قف کوالتز ام دریافت اور تقلید اسی صاحب ند ہب سے ضروری ہو گا جس کو پہلے سیجے تصور کر چکاہے ورنہ ہر حادثے میں نیا قول مجتمد علاحدہ کا تلاش کرنا ہو گا اور كمال عرت مين يرجائ كايريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر. (٥) كا خلاف لازم آئے گا اور نیز صورت تلفیق بھی پیدا ہو جائے گی کہ اس کی باہت قبل مٰہ کور ہو چکاہے کہ مخالفت اجماع کی لازم آئے گی کہ وہ جائز نہیں جبکہ اُس نے ایک مذہب خاص کاالتزام کرلیا تواس کوانح اف اور رجوع طرف ند ہب آخر کے سیح نہ ہوگا،

(۳) امام شعرانی شافعی نے میزان میں فرمایا کہ تلفیتی (گھلا ملا) تھم بالا جماع باطل ہے۔ (۴) اور جو مسلمانوں کے سواکوئی اور راہ چاہے اسے ہم ادھر ہی چھیریں گے جدھروہ پھر ااور ہم اسے جہنم میں پہنچادیں گے جوہوا ہی راٹھ کانہ ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ تنہارے لئے آسانی کاارادہ کرتاہے اور شختی کاارادہ نہیں کرتا۔ باری سجانہ فرماتا ہے" او فوا بالعهدان العهد کان مسئولاً (۲)_اگر بعد التزام دوسرے ند مب کی طرف رجوع کیا تو نقض عمد لازم آئے گاکہ وہ ترک واجب ہو گااور اگر بالکل ایک ند مب کو چھوڑ کر دوسرے ند مب کی طرف رجوع کریگا تو شرعاً اس پر تعزیر جاری ہوگی، فتاوی تا تارخانیہ میں یہ تصریح فرمایا ہے۔

من ارتحل الى مذهب الشافعى يعزر وفى جواهر الفتاوى فاما الذى لم يكن من اهل الاجتهاد فانتقل من قول الى قول من غير دليل لكن لما يرغب من غرض الدنيا وشهوتها فهو المذموم الأثم والمستوجب للتاديب والتعزير لارتكابه المنكر فى الدين واستخفافه بدينه ومذهبه انتهى مختصراً غاية الاختصار بقدر الحاجة وهكذا فى الفتاوى الحمادية. (٤)

اور فتاوی عالمگیریه میں بھی منقول ہے۔

حنفى ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر

اور علاوہ ان کے اقوال کثیر صلحالور فضلا اور سلف اور خلف کے موجود ہیں جن کو بتفصیل تمام بمالا مزید علیہ حضرت مولاناو مقتدانا شاہ محمد ارشاد حسین مخدومی قدس سر ہ العزیز نے اپنی کتاب لاجواب انتصار الحق فی ردا باطیل معیار الحق میں محوالہ

(۲) وعدہ و فاکر وہیشک وعدے کے بارے میں سوال ہو گا۔

(2) فقادی تا تارخانیہ میں بھر تک ہے ، جوامام شافعی کے ند ہب کی طرف منتقل ہوا (یعنی جس پر تھا اس کوترک کرکے) وہ مستحق تعزیر ہے۔اور جواہر الفتادی میں ہے جو شخص اہل اجتماد سے نہ ہو پھر بلا دلیل ایک قول سے دوسرے قول کی طرف منتقل ہو جائے لیکن جب دنیوی غرض و منفعت کی رغبت سے ہو تو ند موم ، گنگار شخق تا دیب و تعزیر ہے اس لئے اس نے دین میں ایک امر منگر کا ارتکاب کیااورا ہے دین وند ہب کو بی و کمتر سمجھا، مختصر بقد رجاجت۔

اورای طرح فتادی حمادیہ اور فتادی عالمگیریہ میں بھی منقول ہے کہ حنفی اگر مذہب شافعی کی طرف منتقل ہوا توستحق تعزیر ہے۔ لت واحادیث وغیرہ ۲۷ دلیل قدرا ثبات تقلید شخصی میں ثابت و نقل فرمایا ہے کہ اس کا کوئی جواب باوجود انقضائے مدت مدیدوع صد بعید زائد از بست سال اس وقت تک از طرف مخالفین منکرین تقلید نہیں آیا ہے۔ اس پر توجہ کرنا چاہئے سواد اعظم علماء و فقهاء نے تقلید شخصی کو حفیہ اور شافعیہ میں سے اختیار کیا ہے کہ اس پران کا اتفاق ہے اس کی مخالفت موجب ہے عذاب جنم کی مؤید اسکے حدیث "اتبعو االسواد الاعظم فا نه من شدشذ فی الناد" (۸) ہے مگر غیر مقلدین متبح اپنے نفس امارہ کے ہو کر راہ حق پر نظر نشر میں فرماتے اور اپنی خواہش کے موافق ہولے جاتے ہیں نظر حق مبین الن کی بے نور ہوگئ

و من لم يجعل الله له نورا فما له من نور . فقط الله له نورا فما له من نور . وقط الله له نورا فما له من نور . وقط الله تعمل عنه الله ين اعجاز حسين مجدوى عفه الله ين اعجاز حسين مجدوى عنه الله ين الله

و عن والديه والمسلمين-



(۸)رسول خداع نظیم نے فرمایا ہیروی کروبری جماعت کی پس تحقیق جو بتنا ہوا جماعت سے تنا گیا آگ میں ،اور سواد اعظم ند ہب مقلدین کرام ہیں۔

(۵) محدث كبير حضرت علامه شاه رحيم بخش سابق شخ الحديث فيض الغرباء ضلع آره بهار عليه رحمة الله عليه

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی المابعد اس عاجز نے رسالہ "المحبل المقوی "کو مطالعہ کیابر ابین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے مزین و مدلل پایابیٹک مولانا واولانا عالم بلیمی و فاضل لو ذعی جناب مولوی محمد عبد الرحمان صاحب سلمہ المنان الواہب نے دریا کو کو زے میں بھر دکھایا اور رفع اوہام باطلہ ورد مغالطات غیر مقلدین فرقۂ ضالہ ود فع شکوک و شبهات واہیہ کیلئے ایک سی معیار بنایا جزا ہ اللہ تعالیٰ جزاءً موفوراً و جعل سعیہ مقبولاً ومشکوراً واقعی ایسے ہی لوگ مستحق انعام واکرام قادر علام ہیں ، کہ اپنے علم سے مسلمانوں کو نفع پہنچاتے ، راہ ہدایت دکھاتے ہیں۔

الله سجانه نے اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔

ماكان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون ـ

یعنی تمام مسلمان توباہر جانے ہے رہے تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ ہے ایک ٹکڑا ٹکلٹا کہ تفقہ فی الدین حاصل کرے اور واپس آگر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف تھم کرنے سے بچیں۔

آیئے کریمہ سے چندامور ثابت ہوئے اول میہ کہ حق سجانہ نے تفقہ فی الدین کا سیکھنا فرض فرمایا، دوم میہ کہ عام مسلمین کواس سے معاف فرمایا، سوم میہ کہ جو فقیہ ہوں ان پر تعلیم وہدایت عام مسلمین کی لازم ہے، اور پیشک بی لوگ اس کے مستحق ہیں کیونکہ قرآن

مجید کے مطالب کو سمجھ کر احکام نکالناسب سے نہیں ہو سکتا بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے باوجود کیہ زبان ان کی عربی تھی فان لم تجدوا ما ءً کے معنی حقیقة بانی نہ بان سمجھ کر ایک زخی کو تیم کی اجازت نہ دی انہوں نے عسل فرمایا اور انتقال فرمایا، یہاں سے دوبا تیں اور بھی ثابت ہو ئیں۔(۱) بغیر حقیق کا مل کسی کو کسی مسئلے کا حکم نہ دیاجائے۔(۲) محتقین فقہائے کرام کی باتوں پر عمل کیاجائے ورنہ وہیا ہی نقصان اٹھا کیں گے جیسا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنهم کو دھوکا ہوابلحہ اور بھی زیادہ مضرت پائیں گے۔ چہارم ہے کہ عام مسلمین کوان فقہوں کی بات پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا پس فرضیت تقلید جہارم ہے کہ عام مسلمین کوان فقہوں کی بات پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا پس فرضیت تقلید نص قطعی سے ثابت ہوئی کیونکہ فقہاء کرام ہی کی باتوں پر عمل کرنے کا نام تقلید ہے۔ نیس بیشک یہ فرقۂ ضالہ غیر مقلدین تقلید فرض قطعی کا مشکر ہو کر دائر کا اہل اسلام سے خارج ہو کر خسر الدنیا و الآخر ہ ہوگیا و اللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم .

كتبه العبد الفقير محمد رحيم بخش السنى الحنفى الآروى عفى عنه الله القوى .

حفر ساعلام موالانا تأوقد العدى حاصيات الد تعالى عا

حقائق آگاہ معارف دستگاہ حائی سنت ماحی کرعت حضرت مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ العالی نے اس رسالۂ "الحبل القوی لهدایة الغوی" میں تقلید مذہب ائمۂ اربعہ کو آلیات واحادیث سے خوب ہی ثابت فرمایا۔ بیٹک تقلید شخص واجب ہے، حق تعالی نے فرمایا، فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفییر فتح العزیز میں تقلید ائمۂ اربعہ کو واجب فرمایا ہے۔الحمد لله والمنه. ہمارے مولانا مجی صاحب نے منکرین تقلید ائمۂ اربعہ کو خوب شر مندہ فرمایا ہے، جزاہ اللہ تعالی۔

طالب العلم فقير حقير سيدمحمد مقصود عالم حنفي قادري نقشبندي عفي عنه وعن والدبيه

السنى المسفى الأواي عنق جد الله القرع والم الما

مسلالون كو في يتي ين المراوي والمعالم ويقفا المبعاد عبد

(۷) حضرت علامہ مولاناشاہ فدااحمہ مجددی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ واقعی اس زمانے میں چو نکہ وجود مجہد شیں بغیر تقلید کے چارہ شیں اور تلفیق کو علاء نے بالا جماع حرام لکھا ہے۔ تو ضرور ہی تقلید شخصی کے وجوب کا قول کر نا پڑتا ہے جیسے کہ تقلید جناب مکرم و معظم استاذی جناب مولوی محمد اعجاز حسین صاحب مد ظلہم سے ظاہر ہے۔ العبد فدااحمہ مجددی عفی عنہ



(۸) حضرت علامه مولانا محمد ارشد على رحمته الله تعالى عليه غير مجمتد پر تقليد امام معين كى بر زمانه ميں واجب بلا شبہ ہے۔ چنا نچہ فج قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے ثبوت پر ثبوت ہوتا چلا جاتا ہے۔ علائے معتبرین سلف و خلف كا اتفاق ہے۔ جيسا كہ حضرت مخد و منانے بچھ اولہ اختصاراً تحریر فرمائے ہیں لھذامیں كہتا ہوں۔ التصحیح صحیح و الجواب نجیح العبد الضعیف محمد ارشد على عفى عنه .

ور فروان

(٩) التصحيح صحيح - محمد عنايت الله خان ولد حبيب الله خان

(۱۰) تصحیح جناب مولانا مولوی اعجاز حسین صاحب کی بہت صحیح ہے محدامانت اللہ



(١١)قد صح التحيح . محمدهدايت الله عفي عنه



(١٢)هذا صحيح .العبد محمد ظهور الحسين عفي عنه

(۱۳) حضرت علامه ومولانالو محمد محمد دیدار علی سنی حنفی علیه الرحمة ساکن ریاست الور۔ ذالك كذالك بيشك به تحرير بهت صحيح ہے۔

ابومحمد ديدار على سنى حنفى ساكن رياست الور.

(اس رسالہ کی مدح میں اور تقلید شرعی کے اثبات پر جہاں علاء کرام کی تقریظات موجود ہیں وہیں جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے چندرباعیات بھی تحریر فرمائی تھی،وہ رنباعیات سے ہیں) رباعیات درمدح ایں رسالہ واثبات تقلید شرعی از جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری۔

بہر دل مکر ہے یہ شمشیر عذاب دنیا میں رہیں خراب عقبی میں خراب جو رمز ہے اس میں اسے سمجھے نہ ذرا لوٹا گیا قافلے کو جس نے چھوڑا جو راہ نگ چلا وہ آخر بھوکا لگتا ہے نشان یاسے مزل کا پت

EITE ZEITER

اثبات میں تقلید کے لکھی ہے کتاب اب بھی جونہ سمجھیں توخدا سمجھے رمز تقلید کو نافہموں نے سمجھا ہے کیا تنا پہ ہے پیردی جماعت کی فرض اسلام میں تقلید ہی ہے راہ نما اگلوں کی روش پہر رمز چلنا ہے ضرور



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدالله الكريم ونصلى على رسوله الرؤف الرحيم قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً چاہتے تھے ہم كہ خاموشى كريں گے اختيار پر نہ مانا مفت چيٹر ااس بت عيار نے

مرمی قومی السلام علیم ورحمة الله وبر كانة روداد جلسه تو قالب طبع میس آنے ہی کو ہے جس كا انتظار بهی خواہان اسلام كو ضرور ہوگا۔ انشاء الله تعالی عنقریب شاہد مراد سے ہم آغوش ہوں گے۔ آج ۱۱۔ ۱۲۔ رجب و ۲۳ اھر مطابق ۱۲۔ ۱۵ راكتوبر ۲۰۰ اء كے حالات معرض عرض ميں لا تا ہوں۔

و هو هذا و ما تو فیقی الا با لله علیه تو کلت و الیه انیب -لا ندهبان تربت (۹) کے دبیر خوش تحریر و تقریر سحر البیان منثی محمود علی صاحب هداه الله الی سبیل الرشاد جن کی ہر ہراداپر لا فد هبان تربت سوجانیں فداکر تے ہیں، جنھوں نے اہتدائے جلسہ سے اپنی فتنہ پر دازیوں کا کوئی دقیقہ اہتک اٹھا نہیں رکھا اینے اس قول کے زعم میں م

> ہیں جما دیتے قدم اپنا مثال شیر نر معرکے ہے جوجری ہیں پاؤں سر کاتے نہیں

رے سے ہیں ہیں آجے ، دوجارروز قبل ہی ہے آمد آمد کاآوازہ کساجا چکا تھا، خواص وعوام اطر اف دجوانب نے بھی تشریف لا کر مجھے ممنون فرمایا۔

(9) ضلع مظفر پور ، در بھی ہے ، مشرقی و مغربی جیارن ، موجودہ ضلع سیتا مڑھی ، مدھوبدنی سب مشتمل ایک تربت کمشنری قائم تھی ای پہلے اس علاقہ کو تربت سے بھی یاد کیا جاتا تھا، ۱۲، اسیر مجلی مصباحی۔

منثی محمود علی مع اپنے ساتھیوں کے آگئے۔

مولوي (١٠) صاحب: بايو محمود صاحب اليجھ ہو؟

محمود: جي ٻال، اچھا ہوں

مولوی صاحب : بیٹھئے، محمود بیٹھ گئے

مولوی صاحب: بعداور کلام کے کیے آئے؟

محمود : کئی شکوک پڑگئے ہیں جن کوبغر ض رفع آپ سے پوچھناچا ہتا ہول۔

مولوی صاحب :اگرمخض شکوک ہی کار فع کرنا ہو تو (وہانی قُلَن عین الحق (۱۱)

اور کتاب علی کی طرف اشارہ کر کے)ان لوگوں سے پوچھ کر شک رفع کر لو۔

محود: جی نہیں مجھے خاص آپ ہی سے پوچھنا ہے

مولوى صاحب: اچهاجو پوچهناه و پوچه لو؟

محمود: میں تقلید کوواجب نہیں جانتا

مولوی صاحب: پھرآپ کیا سجھتے ہیں؟

محمود: مصرع خموشی معنے دارد که در گلن نمی آید، اسکاجواب ملا (۱۲)

مولوی صاحب: وجوب تقلید میں کس کو کلام ہے؟

محمود: تومیں اسکاجواب قرآن ادر صحاح ستہ ہے لول گا

مولوی صاحب: سوائے ستہ کے فن حدیث میں کوئی اور کتاب متند نہیں

(۱۰) مولوی صاحب سے حضرت علامہ مجمد عبدالر حمٰن سر کار مجی علیہ الرحمہ مراد ہیں، لہذا جہال بھی ۔ اس کتاب میں "مولوی صاحب" آئے وہاں سر کار مجی علیہ الرحمہ مراد ہوں گے۔ ۱۲: مصباحی ۔ (۱۱) عین الحق اور کتاب علی بید دونوں حضرات حضرت مجی کے شاگر دیتھے اور مباحثہ کے وقت سر کار مجی کے ہمراہ رہتے تھے محبی کے ہمراہ رہتے تھے ۔ اسلامی مصباحی مصباحی

(۱۲) عین الحق، میال محمود آپ تقلید کوشرک،بدعت، کفر کیا جانتے ہیں بتلایئے توسهی اس کاجواب

بهی و ہی خاموشی ۱۲: مرتب اول

محمود: شين!

مولوی صاحب : تو میرا جواب بھی شمیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض.(۱۳)

كتاب على : (مولوى صاحب ك اصل مدعا سے بے خبر ہوكر) مولانا سهو

فرماتے ہیں ستہ ہی ہے جواب ملے گا (مولوی صاحب کی طرف سے غیر مقلد کے مناظر محمود علی ہے کہا)

مولوی صاحب: یادرہے کہ قرآن مجیداور صحاح ستہ کے علاوہ ایک لفظ بھی

قابل النسليم تشليم نه كياجائ گا-

محمود: ضرور ضرورا سکے سوا قابل التسلیم نہیں۔

مولوی صاحب: پہلے آپ اقسام حدیث سے آگاہ فرمائیں پھرستہ ہی سے جواب

بس_

محمود: چپ مَن سَكَتَ سَلَمَ - پر عمل كيااوران كايك معين فرمان كاي الله معين فرمان كاي طول الله (١٢) ہے اسكى كياضرورت ہے۔

مولوی صاحب: پرجواقسام نہ جانیں جواب کیا لے گا؟

ارا کین اہل سنت، عوام پر قلعی کھل گئی اقسام حدیث تک جونہ جانے وہ دعوئے اجتہاد کرے اللّٰہ تعالیٰ کی شان (تعجب سے کہا)

مولوی صاحب: خالق خود اینجبر گزیده حبیب علی کو کیش (ملت) ابر اجیم علی نبیناو علیه السلام کی تاکید اور تمام امت مرحومه کو اسکی اتباع و تقلید کا حکم اکید (۱۵) فرما تا ہے جس پر نص صر تکوار دہے اور آج تک ہم میں ملت ابر اجیمی جاری ہے اور خواجۂ

(۱۳) کیاتم بعض کتابوں پر ایمان لاتے ہواور بعض کاانکار کرتے ہو۔

(۱۴) لبی امید (۱۵) تاکید کے ساتھ حکم دینا

متأخرین متفذمین کے مقلد ہوتے چلے آئے ہیں۔

محمود: نہیں ہر گز نہیں رسول خداعات نے اتباع ملت ابر اہیم نہ کی اور نہ ان کو ۔۔۔ ن

ضرورت اسکی تھی۔

مولوی صاحب: رسول خداع کے اتباع ملت ابر اہیم میں کس کو کلام ہے؟ محمود: اس کی دلیل؟

مولوی صاحب: ومن یرغب الی آخرہ اور قل بل ملة الی آخرہ وغیرہ تلاوت کی، جس کی تردید منجانب محمود صاحب کل (دوسرے دن پر چھوڑ دیا) پر اٹھ رہی وقت مغرب آگیا اس لئے۔ ع بفر داوعد ہُ ایس کار داد ند

روزدوم (دوسرےدن)

(دوسرے دن محمود کے آنے سے قبل طلبائے مدرسہ نے جا بجااشتہارات چسپاں کئے اور بیہ شعر پخط جلی لکھ کر در معجد ومدرسہ میں چسپاں کئے۔شعر بے ادب گمر اہ لا مذہب کو ئی آئے نہ یاں بیدوہ جامع ہیں کہ اس میں آتے ہیں اہل سنن اے مجی صاف کہدے ایسے گمر اہوں سے تو دور ہویال سے کہ بیہ ہے اہل دیں کی انجمن)

محمود مع اپنے بھی خواہوں کہ آجے مصافحہ کے لئے ہاتھ بوھایا۔

مولوی صاحب: میں لاند ہوں سے مصافحہ نہیں کر تا۔

اراکین : محمود ہیٹھ گئے اور سب ہیٹھ کر ہمہ تن گوش ہو گئے اور مولوی صاحب حسب ذیل آیات واحادیث کوبا تباع اصول ملت ابر اہمیمی اور فرضیت اتباع لیمنی تقلید شرعی کے اثبات میں پیش کر کے ان کے ر داور قبول کے منتظر رہے۔

أثبات تقليد شرعى ازآيات

(1) وَمَنُ يَرُ غَبُ عَنُ مِلَّةِ إِبُرَاهِيمَ إِلَّا مَنُ سَفِهَ نَفُسُهُ-اور کون پھر جاتا ہے دین اہر اہیم سے مگر جس نے بیو قوف کیاا پی جان کو یعنی سوائے جاہل ہیو قوف بد قماش کے کون ملت اہر اہیم سے پھرے گا۔

(پ اع ۱ ابقر ه آیت ۱۳۰)

(٢)وَقَالُوا كُونُوا هُوُداً أَوُ نَصْرَىٰ تَهُتَدُوا قُلُ بَلُ مِلَّةَ

اِبُرَاهِيُمَ حَنِيُفاً-

ترجمہ: اور کہا بیود اور نصاری نے کہ موسائی یاعیسائی ہو جاؤراہ پاؤ

گے (علم اللی آیا) اے محمد علیقی تو کہ (ایبانہیں جوتم کہتے ہو) بلحہ ہم

ملت ابر اہیم حنیف کی پیروی کرتے ہیں۔ (جلالین ص۲۰)

(٣) قُل صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيُفاً -

ترجمہ: کمہ ، سچ کمااللہ تعالی نے پس پیروی کرودین ابر اہیم حنیف کی۔

(یعنی اے محمد علی آپ کہد بیجئے مخاطبوں سے کہ سچ کما ہے اللہ تعالی نے پس پیروی کروملت ابر اہیم کی جس پر ہم ہیں) یمال سے دوامر ظاہر ہوئے ،اتباع خاص اور ہدایت اتباع ملت ابر اہیم بعام یعنی میں اس پر ہوں تم بھی اس کی پیروی کرو۔

(جلالين بهآل عمران ع ١)

(٣)يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اَطِيُعُوا اللَّهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَاُولِى الدَّدِ ذُكُرُ ١٤٧٠

الآمرِ مِنْكُمُ (١٦)

(۱۲) اولى الامرے تقليد شرعى فرض ہے، جيساك علاء دين وفضلاء كالمين نے اس كى تشريح فرمائى م

ترجمہ: اے لوگو!جوایمان لائے ہو فرماہر داری کرواللہ کی اور کہامانو رسول کااوراینے صاحبان حکم کا،

یعنی اللہ اور رسول کا تھم مانو اور اللہ اور رسول کے تھم سے اماموں کا تھم مانو، پس اتباع ائمہ عین التباع رسول اللہ علیقہ ہے۔ (پ۵سورہ نساءع ۵)

(۵) قُلُ إِنَّنِى هَدْنِى رَبِّى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيم ،دِيُناً قَيِّماً مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيُفاً -

ترجمہ: کہہ! تحقیق کہ حدایت کی مجھ کو میرے رب نے سید ھی راہ کی طرف دین استوار دین اہر اہیم علیہ السلام حنیف کا،

لیمنی اے محمد علیقی تو کہہ !ان ہے کہ مجھ کو میرے رب نے سیدھے دین اہر اہیم علیہ السلام کی ہدایت کی، میں اسکا تابع ہوں۔ (جلالین شریف پی ۸ رانعام ۲۶)

(٢) مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيُنَ آمَنُوا أَنُ يَّسُتَغُفِرُوا لِلْمُشُرِكِيُنَ وَلَوْكَانُوا أَنُ يَّسُتَغُفِرُوا لِلْمُشُرِكِيُنَ وَلَوْكَانُوا أُولِى قُرُبِي مِن بَعُدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمُ أَنَّهُمُ أَصُحَابُ الْجَحِيْمِ ، وَمَا كَانَ اسُتِغُفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِلَّبِيْهِ إِلَّا عَنُ مَوْعِدُةٍ وَلَيْمَ لِلَّبِيْهِ إِلَّا عَنُ مَوْعِدُةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُولًّ لِلَّهِ تَبَرَّا مِنُهُ .

ترجمہ: نہیں درست واسطے نبی کہ اور جولوگ کہ ایمان لائے ہے کہ
خشش مانکئیں واسطے مشرکوں کے اگر چہ ہوں قرابت والے پیچھے اسکے
کہ ظاہر ہواواسطے ان کے بیہ کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں ،اور
نہیں تھا بخشش مانگنا اہر اہیم علیہ السلام کا واسطے اپنے باپ کے گر
بسبب وعدے کے کہ وہ وعدہ کیا تھا،اس سے پس جب ظاہر ہوااس کو
ہیکہ وہ دشمن ہے خداکا بیز ار ہوااس سے ۔ (پاا توبہ عس)

رسول خدا علیہ نے باتباع اہر اہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چچاابوطالب کے لئے بحمال

شان رحمت استغفار فرمائی ،جب مسلمانوں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اینے باپ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چیا کے لئے استغفار کی تو مسلمانوں نے بھی اینےباپ مال کی جو کفر میں مرے تھے مخشش مانگنی شروع کر دی ، تب بیآیت نازل ہوئی کہ آپ (علیلیہ) نے باتباع ابر اہیم علیہ الصلوۃ والسلام مخشش مانگی ،اسکاحال یہ ہے کہ ابر اہیم علیہ السلام نے بسبب وعدہ کے بخش مانگی تھی ،جب اس کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دستمن ہے توبیز ار ہوا، پس آپ علیقہ بھی باتباع اہر اہیم علیہ السلام مشر کوں ، کا فروں کے لئے دعا نه مانگیں (بین دلیل اثبات و تقلید ابر اہیمی پر ہے فخذہ و لا تکن من الممترین)

(٤) فَاسْتَلُوْااَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُوْنْ ،

پس سوال کرویاد والوں ہے اگر تم نہیں جانتے ، (پ ۱۲ النحل ع ۱۲)

یمال سے بھی تقلید شرعی کا حکم ہے دیکھوانشار الحق ص۵۲ لغایت ص ۱۲اور انتسار الاسلام اور تعلق مجلي مولانا محدث سورتي مد ظله العالى وغيره

(٨) ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَن اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا.

پھروحی بھیجی ہم نے تیری طرف پیر کہ پیروی کرودین ابراہیم حنیف

یعنی اے محمد (علیقہ) تم دین ابر اہیم علیہ السلام کی پیروی کرو، صاف اتباع ملت ابر اہیم کا (په ۱۹۶۲)

اب میں وہ احادیث پیش کرتا ہول جو میرے مقصود سے مملو ہیں۔

وهي هذه فاقبلوا بالانصاف الاتم-

اثبات تقليد شرعى ازاحاديث

(۱) عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر . (۱۷) ترجمه ، حفرت حذیفه رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے که فرمایا رسول خدا علیہ نے اقتدا کرو میر بے بعد ابو بحر اور عمر (رضی الله تعالی عنما) کی ۔ (جو خلیفه ہول گے)

اور الو نفر نے زیادہ کیا ہے فانھما حبل الله المدود فمن تمسك بھما تمسك بالعورة الوثقى الاانفصام لهاكذا فى الموقاة ، لينى پسوه دونوں الله تعالى كى بوى دورى ہيں پس جس شخص نے تھاماان كو تھامااس نے عروة وثقى لينى مضبوط دورى كو جو نہيں پس جس شخص نے تھاماان كو تھامان مناقب الوبحررضى الله عنه)

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اقتدوا بالذين من بعدى من اصحابى ابى بكروعمر واهتدوا بهدى عمار وتمسكوا بعهد ابن مسعود ، (۱۸) ترجمه : حفرت ابن مسعود رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے كه فرمایار سول خدا علیہ نے اقداكروان لوگول كے ساتھ جو مير بعد ميں (خليفه ہول گے) مير بے اصحاب سے ابو بكاور عمر ضى الله تعالى عنماكى اور سيد هى راہ چلو موافق سير سے عمار بن ياسر (رضى الله عنه)

(۱۲) اولی الا مرسے تقلید شرعی فرض ہے، جیسا کہ علاء دین و فضلاء کا ملین نے اس کی تشریح فرمائی ہے، من شاء الا طلاع علیه فلیر جع الی رسائل اهل السنة والجماعة ۱۲مر تباول (۱۷) اس حدیث شریف کو امام الحد ثین حضرت امام اعظم ابو حنیفه رضی الله تعالی عنه نے بھی حضرت این مسعود رضی الله تعالی عنه نے بھی حضرت این مسعود رضی الله تعالی عنے سے روایت کیا ہے دیکھیں مندامام اعظم کتاب الفضائل ص ۱۸مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ۔ ۱۲

کے اور چنگل ماروساتھ قول عبداللہ بن مسعود کے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسے تقلید شرعی کہتے ہیں۔

(ترندي ص٢٢١ج ثاني مناقب ابن مسعودر ضي الله تعالي عنه)

 (٣) عن حذيفة قال كنا جلوساً عند النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال اني لا ادري ما بقائي فيكم فاقتدوا بالذين من بعدي واشار الى ابى بكر وعمر ،(١٩)

ترجمہ : حضرت حذیفة رضی الله تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ ہم نبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیکے بیٹھے تھے پس فرمایا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کیاہے اور کتناہے میر ار ہنا تمہارے در میان ، پس پیروی کروان کی جو میرے بعد ہوں گے اور اشارہ کیالہ بحر اور عمر رضی اللہ تعالیاعنهما کی طرف اسے تقلید شرعی کہتے ہیں جو حضرت کارشاد ہے۔ (ترندی ص ۲۰۷ج ٹانی منا قب ابد بحر رضی اللہ تعالیاعنہ)

(٣) عن تميم الداري الدين النصيحة لله ورسوله ولائمة

المسلمين وعامتهم

ترجمہ : حضرت عتیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ دین خیر خواہی ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور رسول کے اور مسلمانوں کے امام اور عوام کے لئے بیہ حدیث سیجے مخارى وانى داؤد ونسأى وغيرهامين ب- صاحب تيسير القارى لائمة المسلمين كى شرح ميں لکھتے ہيں۔"وہ نيک اندليثي علماء وائمَه اجتهاد تحسين ظن وُترو يج علوم ايشال و تعظيم و توقیر شان "(۲۰) (تیسیر القاری شرح مخاری جزو اول ص ۳۹)اور شیخ الاسلام کتاب

الايمان ص ١٢٠ مين المهة المسلمين كي شرح مين فرمات بين-

(١٩) اور امام المحد ثين امام اعظم ابو حنيفه رضي الله تعالى عنه وغيره نے بھي اس كوروايت كيا ہے۔ ١٢ (۲۰) لیمن "لا یمة المسلمین" کامطلب بیہ ہے کہ علاء وائمہ مجتندین کے ساتھ اچھاخیال اور گمان ر کھنااوران کے علوم کو فروغ دینااوران کی تعظیم و تو قیر مجالانا۔ ۱۲: اسیر مجبی مصباحی "و پیشوایان دین را چول ائمهٔ مجهتدین وعلماء بحن ظن و تقلید در احکام و تعظیم و تکریم ایشال بر وجه تمام وحمل مقالات ایشال بر محامل صحیح و نشر علوم ومنا قب ایشال با تحقیق و تنقیح "(۲۱)

اور مترجم مشارق الانوار لکھتے ہیں کہ سلمین کے حاکموں کی لیعنی اماموں کی خیر خواہی ہیہ ہے کہ شرع کے موافق ان کی اطاعت کرے اور ان کی مخالفت سے بچے ، یہ حدیث بھی تقلید شرعی پروال ہے فانظر بتعمق المنظر ۔

(۵) عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اصحابى
 كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایار سول خداصلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے میر ہے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے تم جس کی پیروی کرو گے راہ حق پاؤ گے یہ حدیث مشکوۃ میں بروایت رزین جامع صحاح ہے ، ص ۵ ۳ منا قب صحابہ رضی اللہ تعالی عنهم میں تقلید شرعی کابیان اظہر من الشمس ہے۔

(٢)عن انس اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ في النار

ترجمہ: این ماجہ میں حضر ت انس" رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایار سول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ پیروی کروبڑی جماعت کی پس تحقیق جو تھا ہوا جماعت سے تنما گیاآگ میں ، سواد اعظم مٰہ ہب مقلدین کرام ہے

(4)عن ابن عمر ان الله لا يجمع امتى على ضلالة ويدالله

علی الجماعة و من شذ شذ فی النار ، ترجمہ : ترمذی میں حضر ت ابن عمر رضی اللّٰد تعالیٰ عنما سے روایت

(۲۱) دین کے رہنماؤں جیسے ائمکہ مجمتدین اور علماء کی خیر خواہی یہ بیحہ ان کے ساتھ اچھا گمان اور احکام میں ان کی تقلید اور کامل طور پر ان کی تعظیم و تو قیر ہے اور ان کے اقول کو صیح محمل پر ڈھالنا اور ان کے علوم و فضائل کو تحقیق و تنقیح کے ساتھ بھیلانا ہے۔ ۱۲: اسیر مجی مصباحی ہے تحقیق اللہ تعالی جمع نہیں کرے گا میری امت کو گر اہی پر ،اور اللہ تعالی کاہاتھ جماعت پرہے اور جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے تنما جائے گادوزخ میں۔(ترندی ج ٹانی ص ۳۹)

مولوی صاحب نے فرمایاچو نکہ آپ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے جو صحاح میں مواستد لال چاہے ہو صحاح میں مواستد لال چاہے ہوں کئے میں نے بھی اس قدر پر اکتفا کیاور نہ دربند آن مباش کہ مضمون نماندہ است

صد سال ميو ان سخن زلف يار گفت (۲۲)

منشي محمود على صاحب كى انو كھى ترديد

جوابوں کے پانے کے بعد منشی صاحب کلام قدسی لے کر لکچر ار شاطر بیان کی صورت پر کھڑئے ہوئے اور کچھ مضامین نورنامہ اور رسالۂ میلادغلام امام شہید (۲۳) کے اس مقام کو پڑھا جہاں ہے،"ابر اہیم اس کے خان ہم کازلہ رباتھا"اور کہاالیانبی کیسے

(۲۲) ترجمہ ،اس فکر میں مت رہو کہ مضمون باقی نہیں رہابلحہ زلف یار کے بارے میں سیکڑوں سال تک گفتگو کی جاسکتی ہے۔ ۱۲: اسپر مجی مصباحی

۔ یوں ہوں ہے۔ اور خود پر نور (۲۳) غلام امام شہید کی نظم و نثر میں بنام نعت گوئی حضرات انبیاء عظیم الصلاۃ والسلام اور خود پر نور سیدالعلمین علیقے کی سخت تومینیں ہیں،رسالہ موضوعات مفتریات سے مالامال ہے۔

سيرا كن عليه في حت ويدن بين ارسانه تو وعات تروي المال المسلم و وعات تروي المسلم المسلم ميلاد شريف كالردو جهارت سن بها كيول بر لازم به كه اس كے برط صنے اور سننے سے اجتناب كريں اگر ميلاد شريف كالردو ميں رساله برط هناور سنناچا بين تو" راحة القلوب في ذكر مو لد المحبوب "مصنفه مولانا عبد السيع صاحب وغيره جس بيں روايات معتبره و حكايات مستنده نظم و نثر عمده و پاكيزه موافق شريعت السيع صاحب وغيره جس بيں روايات معتبره و حكايات مستنده نظم و نثر عمده و پاكيزه موافق شريعت مطهره تو بين انبياء عليهم الصلاة والسلام و تجين اوليائي كرام سے منزه بول پرطها ساكريں۔ ١٢:

ابوالماكين ضيالدين مرتب اول

r.

تابع ملت اہر اہیمی ہو سکتاہے اور وقت بیان منشی صاحب کے پاؤں لرزرہے تھے منشی نبی جان سلمہ نے کہا کہ بادہ محمود آپ کے پاؤل لرزرہے ہیں بیٹھ کر بیان فرمائیے! منشی صاحب بیٹھ گئے حضر ات ۔۔

ہو گیاحل عقدہ لایخل جو تھا بیہ تصر ف تھامجے پیر کا

منشی صاحب ابھی تواجتماد کادعوی کرتے تھے اور قرآن اور صحاح ستہ کے علاوہ لب کھولنے کوبد عت سیئہ جانتے اور شرح و قابیہ جیسی متد اول اور متند کتاب کو ایک بے و قعتی سے دور ڈال دیا تھا اب وہی منشی صاحب ہیں کہ نور نامہ اور ایک چھوٹے سے رسالۂ میلاد پر جو انکے یہال دونوں رسالے بسبب تعظیم و تکریم حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالکل مر دود ، کو عمل درآمد اور اپناتھ سک کیا۔

مندلگاتے تھے نہ دخت رزم سے کل

پیر جی آج اس کے در کے ہیں مرید

مولوی صاحب کے آیات اور احادیث سے پیش کردہ کا شایدی جواب تھا کہ منشی صاحب نے بدیمی فرمایا۔

کھل گئی حضرت کی قلعی مکھل گئی بس تعلیٰ اسلمی نہ لینا شیخ جی

مولوی صاحب نے اس کے جواب میں کہ (ایبانبی مکرم کیسے تابع ملت ابراہیمی ہو سکتاہے) شاہ صاحب دہلوی کی قل بل ملۃ ابر اھیم کے متعلق کی گئی پوری تفییر کو پیش کیاجو صفحہ ۵۰۲۲ میں درج ہے۔ (۲۷)

حاضرین کو بیہ تقریر نهایت بھائی اور لاریب فیہ کے قائل ہوئے۔منشی صاحب

(۲۴) :انگوری شراب(۲۵) : ظاہری شپٹاپ(۲۲) شخی مارنا۔ (۲۷) تفییر فتح العزیز ازشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ۔

مولوی صاحب کی اس تقریر ٹانی کی (جو منشی صاحب کی تقریر ٹانی کی رو تھی) تروید ٹانی کی طرف ماکل ہوئے اور فرمایا کہ مجھے آپ اپنی کتاب دیں کہ میں تر دید کروں۔ مولوی صاحب: اس مجمع میں توآپ کے پاس اتن کتابیں ہیں کہ گئ آدی اتکی باربر داری کے لئے کام آسکتے ہیں۔ آخر یہ ہیں کس فن کی، آپ ان کتابوں کو جو د کھلانے کو لائے ہیں یمال سے اٹھوادیں تب شوق سے میری سب کتابیں لیں اس پر آیں، بایں، شائیں کے سوائچھ بن نہ پڑانا چار مولوی صاحب نے عزیزی کتاب علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کواس تفسیر کے پڑھنے کا حکم دیااورا نھوں نے پڑھناشر وع کیا۔ منشی صاحب نے یوں ترویہ شروع کی، اتباع اور تقلید کے ایک معنی نہیں تقلید کے معنی گلے میں پھانسی ڈالنااور اتباع کے معنی پیچھے چلنا۔ مولوی صاحب : یمال لفظی لغوی معنی میں بحث نہیں عرفی شرعی میں کلام ہے آپ

اس کو کہاں سے ثابت کرتے ہیں۔

منتی صاحب : غیاث اللغات ہاتھ میں لیے (جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے) مولوی صاحب: معنی شرعی در کناریه کتاب تولغات عربیه بلحه فارسیه کے لیے بھی متند نہیں ہو سکتی اکثر مقام اس کے مجروح ہیں اور جہاں صرف تفسیر اور حدیث صحاح ستہ ہی پر مدار ہو وہاں غیاث اللغات پکڑنے کو سوااس کے کیا کہنے کہ ڈویتے کا سہارا ہے اگر معنی لغوی ہی تک دستر س تھی تو صراح ، قاموس ، تاج المضادر ، مجمع البحار وغیر ہامن

ہزالقبیل سے ثبوت دیتے۔

چراکر لے گیا پہلو ہے وہ دل پتہ چلتا نہیں ڈھونڈے سے جس کا صدحيف نمي مبنم گفتار تراكر دار (rA) گفتار بلا کر داربے روح یو د مر دار

ا فمآد ن وبر خاستن باد ه پر ستان

در مذهب رندان خرابات نماز هست (۲۹)

عین الحق : میاں صاحب اتباع اور تقلید کے معنی داحد ہیں۔ م

محمود: برگزنتین، برگزنتین!

خواص اور عوام کو اس وقت ان کی طلاقت لسانی د عوی بے دلیل بے جا معلوم ہو ئی اور سندیں طلب کیس تقلید وا تباع مصطلح کاباہمی فرق یو چھا گر۔

نہیں نہیں کے سوااس نے پچھ پڑھاہی نہیں مگر کہ عاشق صادق کو ماریئے ہاں ہاں

ارباب دانش پر قلعی کھل گئی اور منشی (محمود) صاحب کی آواز تک بند ہو گئی پس (مولوی صاحب) نماز عصر اداکرنے کے لئے تشریف لے گئے بعد نماز عصر ان کو تهی از عقل سمجھ کر ایک دم عنان (۳۰) توجہ ان کی طرف سے ڈھیلی کر دی ۔ پیج ہے ۔اذا مروا باللغو مروا کو اما۔

منتی محمود صاحب کے ایک معین نے انہیں تازہ افسوں (۳۱) پڑھ کر زندہ کیاوہ کو کھل بیٹھ ، انہیں کی مرضی کے موافق مولوی صاحب بھی اپنی جگہ آبیٹھ ۔ منثی صاحب کی وجہ مولوی صاحب کی وجہ مولوی صاحب کی وجہ سے ان کے سراتھ انا امام المقتدی کا دعوی تھا حالا نکہ مولوی صاحب کی وجہ سے ان کے بررگ واجب التعظیم تھے اور مولوی صاحب کی لیافت اس کو عوام وخواص ہی سے یو چھنا چاہئے ، بچ ہے۔

حسدچہ می بری اے ست نظم بر حافظ قبول خاطر ولطف سخن خداد ادست (۳۲)

(۲۸) افسوس صدافسوس که تمهارے عمل کو قبول کے مطابق میں نہیں دیکھتا ہے عمل قول نے روح جسم کی طرح (مردہ) ہے ۱۱، اسیر مجی (۲۹) مئے پر ستوں کا اٹھنا بیٹھنا، رندوں کے ند ہب میں" نماذ "ہے۔(۳۰) لگام (۳۱) فریب ، مکر،(۳۲) اے بے وقوف حاسد حافظ کی نظم پر کیوں حسد کررہے ہو، قبول عام اور کلام خداکی عطاکر دہ چیز ہے۔

منشی محمود صاحب بجز مولوی صاحب کے دوسرے کو قابل خطاب ہی نہ سمجھتے تھے۔ مرے شہید ہو مارے تونام غازی ہو،

بدراه ده ہے کہ ہر طرح سر فرازی ہو

لیعنی اگر مولوی صاحب کامیں نے جواب نہ دیا تو میرے لئے کوئی خفت نہیں اور کاش

مولوی صاحب رک گئے تومیں (منثی محمود) بہادر کہلاؤں گا مگر

ع، مادرچه خياليم فلك درچه خيال_

اس وقت ایک علیم صاحب نے اپنی رائے کو ظاہر کیا کہ میں اس کو خلاف سمجھتا

ہوں کہ دوسر الب کھولنے کا مجازنہ ہوبلعہ ہر شخص بطریق خیر خواہی دین اپنے اپنے مافی الضمیر کوبیان کر کے تسلی کر سکتاہے۔حضار نے بھی اس پر صاد کی یعنی اقرار کیا۔اس وقت

منشی (محمود) نے کماد کیھو بھائیو!شاہ صاحب دہلوی (۳۳) اپنی تفسیر میں لا یعقلون شینا

ولا مهدون کی تفیر میں فرماتے ہیں۔ چمارم آل کہ دریں آیت اشارہ است بابطال تقلید

بدوطریق الخاور بوستال میں بھی رو تقلید کے بارے میں بیہ شعرہے۔

عبادت مقليد كمر البيت

خنگ رہروے راکہ آگاہیست (۳۴)

ان دونوں باتوں سے تقلید باطل ہوئی، گر اہی ہوئی۔

عين الحق صاحب : ميال محود! يه فرماية كه شاه عبدالعزيز صاحب مقلد تھيا

نهيں؟

محمود: اس سے کیا؟وہ مقلد تھیا نہیں۔ مجھےان کے لکھے ہوئے کوما نناچاہئے۔ ا

عین الحق صاحب: ان کے کل لکھے ہوئے کوما نناچاہے اور عجب ہے کہ شاہ عبد العزیز

صاحب نے مقلد ہو کر تقلید کوباطل لکھا۔ ہر گز نہیں ہر گز نہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب

(۳۳) شاه عبدالعزیز محدث د ہلوی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر فتح العزیز میں۔

(۳۴) تقلیدی عبادت گراہی ہے،وہ راہ رولائق تحسین ہے جوآگاہی رکھتا ہے۔

نے اس تقلید شرعی یعنی تقلید عامی للمجتهد کو ہر گزباطل نہیں لکھا، وہ تقلید ہی دوسری ہے جس کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب بیے فرمار ہے ہیں (اور حاضرین کی طرف متوجہ ہوکر) ہما ہُواد کیھو! محود علی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے بالکل فریب دہی ہے۔ شاہ صاحب نے مقلد ہوکر تقلید کوباطل لکھا اسے عقلاء سلیم الطبع بھی مان سکتے ہیں ؟اور شاہ عبدالعزیز صاحب کو غیر مقلد بتلانا آفتاب پر خاک ڈال کر چھپانا ہے۔ حضرات یہ تقلید تقلید غیر شرعی بائے اسکی بھی سب سے بدتر قتم یعنی تقلید کفر ہے جے کفار کرتے تھے۔ اور انھوں نے جواب کافی پانے پر یہ کماکہ نتبع ماا لفینا علیہ اباء نا فہم کانوا اعلم و حیر امنا یعنی جب یہودیوں کورسول خداصلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خوبیاں اسلام کی بتلائیں اور وہ بعنی جب یہودیوں کورسول خداصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوبیاں اسلام کی بتلائیں اور وہ جواب سے مجبور ہوئے تو یہ کماکہ ہم پیروی یعنی تقلید کرتے ہیں اسکی کہ ہم نے پایا ہے جس پر اپنے لباء واجداد کواور وہ لوگ ہم سے اچھا ور زیادہ جانے والے تھے۔

اور جسے میاں محمود نے آپ حضرات کے سامنے پیش کیا ہے وہ فریب دہی کے طور پر ہے ورنہ تقلید مذا ہب حقہ فرض ہے اس کو کون باطل لکھ سکتا ہے حالا نکہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے برابراپنی تفییر اور دیگر تصانیف میں تقلید شرعی کو پورے طور سے خاہت کیا ہے اور

عبادت ہقلید گمر امیست خنگ رہروے راکہ آگاہیست

جے میاں محمود نے پیش کیا ہے ہدائی دانائی و نضیلت پر دال ہے۔ یہ ایک قصہ طلب شعر ہے بعنی جب شخ سعدی علیہ الرحمۃ سومناتھ میں پنچے تو وہاں بعض پو جاریوں سے ارتباط پیدا کیا اور اس مندر کے اندر کے حالات دیکھ کراپنے رفیق ہے ان کی برائیاں بیان کیں اسنے (رفیق نے) اپنے سر دار بر ہمن سے کہدیاوہ سب محسی حضر ت سعدی کے دسمن ہو گئے جان بچنا مشکل ہو گیا آپ نے ان بر ہموں سے کما کہ میں مسافر ہوں مجھے

یماں کے نیک اوربد سے کم وا قفیت ہے آپ لوگ جھے بتلادیں کہ اس بت میں کیابات ہے۔ جسکے سبب اسے مستحق عبادت سبھتے ہو میں بھی اگر سبچھ لوں تو تمہارا شریک ہوں ورنہ معبود کی بے جانے دیکھادیکھی عبادت کرنا گمر اہی ہے ، فرماتے ہیں ۔

مهین بر ہمن را ستودم بلند کہ آئے پیر تفییر استاو ژند (۳۵)

مرانیز با نقش ایں ہے خوش است کہ چکے خوش وصورتے دکش است
بدیع آیدم صور تش در نظر ولیکن زمعنے ندارم خبر
عبادت ہتقلید گر اہیست خنک رہروے را کہ آگاہیست
چہ معنی است در صورت ایں صنم کہ اول پر سعند گانش منم
نویہاں تقلید فی العقائد کا انکار ہے تقلید شرعی مجوث عنہ کی بحث نہیں کہ تقلید العامی
للائمۃ فی الاعمال ہے مع ھذا حضرت شنخ کا ہے کلام حفظ جان کے لئے تھاولھذا فرمایا۔

رع، مہین بر همن راستود م بلند (۲۳)
نیز فرمایا۔
ع، نیار ستم از حق دیگر پیچ گفت (۲۳)
نیز فرمایا۔

زمانے بسالوس گریان شدم که من زانچه گفتم پشیمال شدم (۳۸)

(۳۵) بر ہمن کو میں نے خوب سراہا کہ ،اے کتاب استاو ژند (زر تشت کی مذہبی کتاب ہے) کی تفییر کرنے والے لیے تھے کہ جھے بھی اس خوبر و محبوب (بت) کے خدوخال، نقش و نگارا چھے لگ رہے ہیں، کیوں کہ اس کی شکل وصورت بری کا تکھوں کو بھاتی ہے، لیکن میں اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہوں۔ (لہذا بغیر جانے) تقلیدی عبادت گر اہی ہے، دو دراہ دولا کق شحسین ہے جو آگا ہی رکھتا ہے۔ اس (صنم) محبوب کی صورت میں کیا حقیقت پنمال ہے (تم نہیں جانے) اس لئے میں اس (صنم) کا بہار پرستار ہوں۔ (۲۹) بروے بر ہمن کی میں نے خوب تعریف کی۔ پہلا پرستار ہوں۔ (۲۹) بروے بر ہمن کی میں نے خوب تعریف کی۔ (۳۵) ایک زمانہ تک مروفریب کی باتیں کرتارہا، اور جو پچھ میں نے کما (اب) اس پر شر مندہ ہوں۔ (۳۸) ایک زمانہ تک مروفریب کی باتیں کرتارہا، اور جو پچھ میں نے کما (اب) اس پر شر مندہ ہوں۔

توایسے کلمات کو قرآن وحدیث کے مقابل پیش کرنا کیسی جمالت فاحشہ ہے۔اس تقریر کو حاضرین نے بہت پہند کیا۔ منثی محمود صاحب کی آواز نے ان کی زبان سے وہ ھم نشینی اختیار کی کہ ایک دم کے لئے حلق سے ہاہر نکانا سیکڑوں منزلیس طے کرنا سمجھا۔

مولوی صاحب: حفزات آپ ہی صاحبان منصف ہیں کہ جو شخص کلام پاک اور احادیث صحاح ستہ کے سوالب کھولنابدعت سمجھے اور کتب مبتندہ ومتداول جاریہ بین العلماء الاکابر کو درّاشک کی صورت آنکھول سے گرادے وہ شخص اینے دلائل میں نور نامہ

میلاد شهیدی اور بوستال پراکتفا کرے اس کوسوااس کے اور کہاجا سکتا ہے۔

زامدندداشت تاب جمال پری رخان سنج گرفت وترس خدار ایهانه ساخت (۳۹)

اور ٹٹی کی آڑھکار کھیلنا ہے۔ سچ ہے۔

امتیاز حق وباطل خو د ستاؤں کو کہاں کیوں نہ فرعون ایک سمجھے سحر اور اعجاز کو

آپ ہی حضر ات فرمائیں کہ پھر میں ایسے پیان شکن کو کیا کہوں لا ایمان لمن لا عهد له ع، اگر حق کو نہیں سمجھے تواس سے خدا سمجھے

شتاب على (٣٠): اتبعوا السواد الاعظم كے معنى ان سے دريافت كيے اور كها كيا كه اس وقت بندوستان بحر ميں كون فرقه سواداعظم ميں داخل ہے بجر حفيہ كے۔

اراكين : محود على صاحب في دائين بائين جهانكنا جا با مرالحق يعلو ولا يعلى بى برآمد

ہوار

محمود على : سواد اعظم يمي گروه بين،اور چپ ہو گئے۔

(۳۹) زاہد پری رخ محبوبوں کے حسن وجمال کی تاب کامتحمل نہیں ہو سکا ،اس لئے اس نے گوشہ میری اختیار کرلی ہے۔

(٠٠) يدسر كار محبى عليه الرحمه كے سمنتي اور غالبًا مدرسه نور الهدى كے مدرس بھى تھے۔

ار اکین : منشی ظهور الدین صاحب رئیس بالا ساتھ (۴۱)ان کے معین (بعنی منشی محمود کے معین (بعنی منشی محمود کے معین) نے ان سے فرمایا کہ مولوی صاحب جو کتے ہیں قرآن وحدیث سے اس کا شوت دیتے ہیں اور تم جو کتے ہواس کا شوت نہیں دیتے آج تو تمہاری بالکل آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔

محمود علی: جیہاں!آپ ہم کومینڈھالڑانے کے لئے لائے تھے اچھاکیا۔ منشی ظہور الدین: تب کیا کہتے ہو ہم تو"بالاساتھ"رہتے ہیں اس لئے تمہاری ایس کمہ کرحق چھوڑ دیں۔ ہو محمود اِی ہم سے نہ ہوئی ہوکا وَچلُ کمّاب اپنی سب دَہم اپنے کاندھے پررکھ کرلے چلیں۔ توسے جواب نہ ہو سکے ہو۔ (۴۲) اور منشی صاحب نے کتابیں ان کی ایخ آگے رکھ کراٹھانے کا حکم دیا۔

عین الحق: میاں محمود! پھرآپ وجوب تقلید شرعی کے قائل ہوئے یا نہیں ؟یااب بھی کھرہاتی ہے؟

اگرباقی ہو تو مولوی صاحب بیٹھ ہوئے ہیں ،ان سے یا میں ان کا ایک شاگر د ہوں یا بھائی مولوی کتاب علی صاحب جس سے چاہو تشفی کرلواب اپنے ان شکوک کو دل میں باقی نہ رہنے دوجس کے دفع کے لئے دوروز سے سر گردان ہو۔اپنے اس قول کو نبھاؤ!،ع،

معر کے سے جو جری ہیں پاؤل سر کاتے نہیں

محمود على صاحب: اب مين تقليد كوداجب جانتا هول_

ارا کین :اس وقت مولوی صاحب تھیم صدحب کی طرف متوجہ تھے،جب منشی محمود علی صاحب نے اقرار وجوب تقلید کیا توعین الحق نے جھک کر سلام کیا اور وہ لوگ رخصت

(۱۲) یہ پو کھر براشریف سے متصل ہے۔ یہ اس زمانے میں بھی دیوبندیوں کامر کز تھااور اب بھی

(۴۲) پیرسر کار مجی کے علاقہ کی مادری زبان ہے جس کا مطلب بیہ ہے کہ ''اے محمود حق کو چھوڑ کر تمہاری باتوں پر عمل کرنا مجھ سے نہ ہو گابلعہ کتابیں لاؤاور چلو''۔ ہو چلے ، لڑکوں نے تالیاں بجادیں جس کا سخت تدارک کیا گیااور منثی صاحب سے معافی کے امید وار ہیں اور سپچ ول سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اتباع حق کی توفیق ہمیں اور عام مسلمانوں کو عطافرمائے(آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين ورحمة الله على الائمة المجتهدين والسلام على من اتبع الهدى . فاومان اللسنت

ارا کین انجمن نور اسلام، پو کھر براشریف ڈاکاندرائے پور ضلع مظفر پور (سیتامز ھی) ۱۲ر جب المرجب وسی ا

مسلک اہل سنت و جماعت کی ترو تی واشاعت کی غرض سے چند اہل علم اور جمد رد اہل سنت و جماعت کی ترو تی واشاعت کی غرض سے چند اہل علم اور جمد رد اہل سنت کے مشورہ پر "سرکار مجی اکیڈی "کا قیام عمل میں لایا ہوں، ابھی چند ممبران پر مشمل محبوب الاولیاء جانشین سرکار مجی الحاج مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن صاحب قادری خانقاہ رحمانیہ نوریہ رضویہ پو کھر برا شریف کی سرپرستی میں آہتہ آہتہ استہ مقاصد کی جانب روال ہے۔ فی الحال اکیڈی کے تحت ہونے والے کام رضا منزل پو کھر ٹولہ بسفی ضلع مدھو بنی سے ہورہ ہیں ، انشاء اللہ بہت ہی جلد اکیڈی کی صدر آفس دھاراوی مہیں مملی میں قائم ہونے جاہی ہے۔ پھر اس کی شاخیس مختلف شہروں میں ہوں گی۔ تمام اہل سنت میں قائم ہونے جاہی ہے۔ پھر اس کی شاخیس مختلف شہروں میں ہوں گی۔ تمام اہل سنت کہ اس کام کی ترقی میں آپ، قلم ، قدم ، رقم سے میر اساتھ ویں۔ المعلن : اسیر مجی ریحان رضاا بنم مصباحی المعلن : اسیر مجی ریحان رضاا بنم مصباحی پوکھر ٹولہ بسفی پوسٹ بھیر واولیا کمتول ضلع مدھو بنی (بہار) جزل سکریٹری سیرکار محبی اکیڈمی مدھو بنی (بہار)

مركارجي على الرحمة في طبوع تصنيفات

كَايُكَ مُخْتَصُ جَهَاكَ

بابتمام أبوالمساكين حفزت صنيارالدّين بيل بحيث ك نورالهدى في ترجمة المحتبى الم بيم كم مبلبل نادا المعروف بيه مديث فهابيال الم الحبل القوى لهداية الغوى كنورالطلاب في علم الدنساب اوّل صدرالشرييض مولانا المجرعلى اعظى وم مُصنَّفُ بَهُ إِرِسْ رَا وم مُصنَّفُ بِهَا إِرْسُرَا يِتُ عَوْمِينَ كُغُرة المُحَجّدين معروبه نُورِاسُلاً مفسّراً عمر مهر مولانا ابرابيم رضا خال بَريلوي ماره ماسه خادم رسول فادم عارفان عابد على خال الكفنوي الحواب المستحسن في رد الديوبندي كا بطال تلميذ هفوات مريعني حسن الوركلي عظيم (١) نورالمغيب و رسورالسواك المعلمات مرغور محتى اول دوم ه قندطفلان الشمع شبستال (١٦) د لور بھاؤرج اخطار عيث الفيطر (19) خطبه عبدالفطية و ترجهُ قرآن ياك بزبان فارسي (غيرمطبوعَه)

سِيرَكَارْ عِجْبِي الْيُدُمِينُ

بوكهرطولد بسفى بهيروا،كمتول مدهوبني ربهار